فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو

اس آیت کے مضمون پر عمل کرنے کا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ مسمّٰی بہ

اصلی بہشتی زیور مکمل اشرفی عکسی

حصہ ہشتم ۸

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات عقائد و مسائل اخلاق و ادب معاشرت اور تربیت اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مصنفہ: حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

جسیم بکڈپو

۴۰۱ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

قرآن مجید عکسی مصری جلی قلم سے مرتبہ حوالہ [illegible] ۱۳ سطری صفحات ۹۰۴ چکنا کاغذ عمدہ طباعت مضبوط جلد

فہرست مطبوعات

قرآن مجید [illegible]		قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		پنج سورہ [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		سورۂ یٰسین شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		سورۂ یٰسین شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		سورۂ یٰسین شریف [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		اشرفی نماز [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		اشرفی نماز [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		اشرفی نماز [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		دعائے گنج العرش [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		دعائے گنج العرش [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		دعائے گنج العرش [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		بہشتی زیور [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		قصص الانبیاء [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		[illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		سستی غذاؤں سے علاج [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		سستی غذاؤں سے علاج [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		مرنے کے بعد کیا ہوگا [illegible]	
قرآن مجید [illegible]		حمائل شریف [illegible]		حصن حصین [illegible]	

قرآن مجید عکسی [illegible] ترجمہ حضرت مولانا فتح محمد خان صاحب جالندھری تفسیر موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی چکنا کاغذ عمدہ طباعت مضبوط جلد ہدیہ

قرآن مجید عکسی حمائل نمبر [illegible] ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب تفسیر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب چکنا کاغذ عمدہ طباعت مضبوط جلد

تاج بہشتی زیور کا آٹھواں حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیک بیبیوں کے حال میں

(۱) پڑھنے والیوں کی دین کی ہمت بڑھانے کے واسطے

اس بیان سے پہلے برکت کے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوڑا سا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والیاں اپنے پیغمبر کو اور آپ کی عادتوں کو بھی کچھ جان لیں جس سے انکو محبت پیدا ہو اور پیروی کریں اور یہ بھی بات ہے کہ ان سب کو نیکی کی دولت آپ ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی امت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور[1] سے اور اس امت کی بیبیوں کو آپ کی شرع سے اسواسطے پہلے آپ کا ذکر لکھ کر پھر بیبیوں کا حال شروع ہوگا۔

(۲) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور وفات وغیرہ کا بیان

آپ کا مشہور نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپ کے والد کا نام عبداللہ ہے اور ان کے والد کا نام عبدالمطلب اور ان کے والد کا نام ہاشم اور انکے والد کا نام عبدمناف۔ آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہے اور ان کے والد کا نام وہب اور ان کے والد کا نام عبدمناف اور ان کے والد کا نام زہرہ۔ اور یہ عبدمناف اور ہیں۔ اور پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے میں جس[3] سال ایک کافر بادشاہ[4] ہاتھی لے کر کعبہ پر اسکے ڈھانے کے واسطے چڑھ آیا تھا آپ پیدا ہوئے۔ اور آپ پانچ سال اور دو روز کے تھے اس وقت آپ کی دودھ[5] پلائی نے آپ کو آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا۔ جب آپ چھ سال کے ہوگئے آپ کی والدہ آپ کو ہمراہ لے کر آپ کے دادا کی ننہیال بنی نجار[6] میں گئیں اور ایک مہینے کے بعد لوٹتے ہوئے مقام ابواء[7] میں انتقال کر گئیں۔ ام ایمن بھی ساتھ تھیں وہ آپ کو مکہ میں لائیں۔ اور آپ کے والد آپ کو حمل میں چھوڑ کر انتقال کر گئے تھے آپ کو آپ کے دادا عبدالمطلب نے پرورش کرنا شروع کیا پھر آپ کے دادا کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے

[1] یعنی آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے ۱۲ [2] از استیعاب وغیرہ ۱۲ [3] مورخین نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ ۲۰ اپریل [illegible] میں ہوا ہے ۱۲ [4] اس کا نام ابرہہ تھا ۱۲ [5] ان کا نام حلیمہ سعدیہ تھا ۱۲
[6] بفتح نون و تشدید جیم و فتح الف ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲ [7] نام جگہ ۱۲

چچا ابوطالب نے آپ کو پرورش کیا اور وہ آپ کو شام کی طرف تجارت کیلئے لے چلے تھے۔ راہ میں بحیرا (راہب) نے جو نصاریٰ کا عالم اور درویش تھا آپ کو دیکھا اور آپ کے چچا سے تاکید کی کہ آپ کی حفاظت کرو یہ نبی ہیں اور آپ کو مکہ واپس کرا دیا پھر آپ خود حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر شام کو چلے۔ راہ میں نسطورا (راہب) نے جو کہ عالم اور درویش نصاریٰ کا تھا آپ کے نبی ہونے کی گواہی دی۔ اور جب آپ لوٹے تو حضرت خدیجہؓ سے آپ کی شادی ہو گئی اس وقت آپ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہؓ چالیس برس کی تھیں۔ پھر چالیس برس کی عمر میں آپ کو نبوت ملی اور آپ باون یا ترپن برس کے تھے کہ آپ کو معراج ہوئی۔ نبوت کے بعد تیرہ برس آپ مکہ میں رہے۔ پھر جب کافروں نے بہت دق کیا خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ مدینہ چلے گئے اور دوسرا برس مدینے آئے ہوئے تھا کہ بدر کی لڑائی ہوئی پھر اور لڑائیاں ہوئیں سب چھوٹی بڑی ملا کر پینتیس ہوئیں۔ اور مشہور نکاح آپ کے گیارہ بیبیوں سے ہوئے جن میں دو تو آپ کے روبرو انتقال کر گئیں ایک تو حضرت خدیجہؓ دوسری حضرت زینبؓ خزیمہ کی بیٹی۔ اور نو کو چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی حضرت سودہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت زینبؓ جحش کی بیٹی، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت جویریہؓ[1]، حضرت میمونہؓ، حضرت صفیہؓ۔ اور آپ کی اولاد چار لڑکیاں تھیں سب میں بڑی حضرت زینبؓ اور ان سے چھوٹی حضرت رقیہؓ اور ان سے چھوٹی حضرت ام کلثومؓ سب میں چھوٹی حضرت فاطمہؓ یہ سب حضرت خدیجہؓ سے ہیں اور تین یا چار یا پانچ لڑکے تھے۔ حضرت قاسمؓ اور حضرت عبداللہؓ اور حضرت طیبؓ اور حضرت طاہرؓ یہ حضرت خدیجہؓ سے ہیں۔ اور ایک حضرت ابراہیمؓ یہ حضرت ماریہؓ سے ہیں جو آپ کی باندی تھیں اور ان کا مدینہ میں شیرخوارگی کی حالت میں انتقال ہو گیا تھا۔ اس طرح تو پانچ ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عبداللہ کا نام طیب بھی ہے تو اس طرح چار ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طیب بھی ان ہی عبداللہ کا نام ہے اور طاہر بھی تو اس طرح تین ہوئے اور حضرت عبداللہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور مکہ ہی میں انتقال کر گئے اور باقی لڑکے نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔ اور آپ مدینہ میں دس برس تک رہے۔ پھر بدھ کے روز صفر کے مہینے کے دو دن رہے تھے آپ بیمار ہوئے اور ربیع الاول کی بارہ تاریخ پیر کے روز چاشت کے وقت ترسٹھ سال کی عمر میں وفات فرما گئے اور منگل کے دن دوپہر ڈھلے دفن کئے گئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ منگل کا دن گذر کر رات آگئی تھی۔ اور یہ دیر اس لئے ہوئی کہ صحابہ غم و صدمہ سے ایسے پریشان تھے کہ کسی کا ہوش درست نہیں تھا۔ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں سے حضرت زینبؓ کے ایک لڑکا پیدا ہوا علی اور ایک لڑکی امامہ۔ دونوں کی نسل نہیں چلی۔ حضرت رقیہؓ کے ایک لڑکا ہوا عبداللہ چھ سال کا انتقال کر گیا۔ اور حضرت ام کلثومؓ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور حضرت فاطمہؓ کے حسنؓ و حسینؓ اور ان کی اولاد کثرت سے پھیلی۔

[1] بضم جیم و فتح واو و سکون یا و کسر را و فتح یا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کا نام ہے

(۲) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج وعادت کا بیان

آپ دل کے بڑے سخی تھے کسی سوال سے "نہیں" کبھی نہیں کی اگر ہوا دے دیا نہ ہوا تو نرمی سے سمجھا دیا دوسرے وقت دینے کا وعدہ کر لیا، آپ بات کے بڑے سچے تھے، آپ کی طبیعت بہت نرم تھی، سب باتوں میں سہولت اور آسانی برتتے، اپنے پاس اٹھنے بیٹھنے والوں کا بڑا خیال رکھتے کہ ان کو کسی طرح کی اپنے سے تکلیف نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ اگر رات کو اٹھ کر باہر جانا ہوتا بہت ہی آہستہ جوتی پہنتے، بہت ہلکے سے کواڑ کھولتے بہت آہستہ چلتے۔ گھر میں تشریف لاتے اور گھر والے سو رہے ہوتے تو سب کام چپکے چپکے کرتے کہیں کسی سوتے کی نیند خراب نہ ہو جائے ہمیشہ نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے، جو بہت سے آدمیوں کے ساتھ چلتے تو اوروں سے پیچھے رہتے، جو سامنے آتا اسکو پہلے خود سلام کرتے، جب بیٹھتے تو بہت عاجزی کی صورت بنا کر، جب کھانا کھاتے تو بہت ہی غریبوں کی طرح بیٹھ کر پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا کبھی چپاتی نہیں کھائی تکلف کی تشتریوں میں کبھی نہیں کھایا ہر وقت خدائے تعالیٰ کے خوف سے غمگین سے رہتے، ہر وقت اسی سوچ میں لگے رہتے، اسی دھن میں کسی کروٹ چین نہ آتا، زیادہ وقت خاموش رہتے، بدون ضرورت کے کلام نہ فرماتے جب بولتے تو ایسا صاف کہ دوسرا آدمی خوب سمجھ لے۔ آپ کی بات نہ تو اتنی لمبی ہوتی کہ ضرورت سے زیادہ اور نہ اس قدر کم ہوتی کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آوے، بات میں ذرا سختی نہ تھی نہ برتاؤ میں کسی طرح کی سختی تھی، اپنے پاس آنے والے کی بے قدری اور ذلت نہ کرتے تھے کسی کی بات نہ کاٹتے تھے، البتہ اگر شرع کے خلاف کوئی بات کرتا تو یا تو منع فرما دیتے یا وہاں سے خود اٹھ جاتے، خدا کی نعمت کیسی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو آپ اسکو بہت بڑا سمجھتے تھے کبھی اسمیں عیب نہ نکالتے تھے کہ اسکا مزہ اچھا نہیں ہے، یا اس میں بو آتی ہے البتہ جس چیز کو دل نہ لیتا اسکو خود نہ کھاتے اور نہ اسکی تعریف کرتے نہ اس میں عیب نکالتے۔ دنیا کی کیسی ہی بات ہو اسکی وجہ سے آپ کو غصہ نہ آتا مثلاً کسی کے ہاتھ سے نقصان ہو گیا کسی نے کوئی کام بگاڑ دیا یہاں تک کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی اس دس برس میں جو کچھ کر دیا اسکو یوں نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور جو نہیں کیا اسکو یوں نہیں پوچھا کہ کیوں نہیں کیا۔ البتہ اگر کوئی بات خلاف دین کے ہو جاتی تو اس وقت آپ کے غصہ کی کوئی تاب نہ لا سکتا تھا۔ اپنے ذاتی معاملہ میں آپ نے غصہ نہیں کیا۔ اگر کسی سے ناراض ہوتے تو صرف منہ پھیر لیتے یعنی زبان سے کچھ سخت وسست نہ فرماتے، اور جب خوش ہوتے تو نیچی نگاہ کر لیتے، شرم اسقدر تھی کہ کیا کنواری لڑکی کو ہوگی۔ بڑی ہنسی آتی تو بس ہی ذرا مسکرا دیتے یعنی آواز سے نہ ہنستے، سب میں ملے جلے رہتے یہ نہیں کہ اپنی شان بنا کر لوگوں سے کھنچے لگیں بلکہ کبھی کبھی کسی کا دل خوش کرنے کو ہنسی مذاق بھی فرما لیتے، اسمیں بھی وہی بات فرماتے جو سچی ہوتی

۱؎ اور بعضی روایات میں بسند عبد الرزاق یہ بھی آیا ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب کبھی حضور کے لئے گھر والے کسی خطا پر مجھے ملامت کرتے تو حضور [illegible] اور فرماتے کہ جو کچھ تقدیر میں تھا وہ ہو گیا ۱۲ کنز العمال۔

نفلیں اس قدر پڑھتے کہ کھڑے کھڑے دونوں پاؤں سوج جاتے جب قرآن شریف پڑھتے یا سنتے تو خدا کے خوف اور محبت سے روتے۔ عاجزی اس قدر مزاج میں تھی کہ اپنی امت کو حکم فرمایا کہ مجھ کو بہت مت بڑھا دینا۔ اور اگر کوئی غریب ماما اصیل آکر بھی کہتی کہ مجھ کو آپ سے الگ کچھ کہنا ہے، آپ فرماتے، اچھا کہیں سڑک پر بیٹھ کر کہہ لے، وہ جہاں بیٹھ جاتی آپ بھی وہیں بیٹھ جاتے۔ کوئی بیمار ہو امیر یا غریب اسکو پوچھتے کسی کا جنازہ ہوتا آپ اس پر تشریف لاتے، کیسا ہی کوئی غلام تک دعوت کر دیتا آپ قبول فرما لیتے، اگر کوئی جو کی روٹی اور بدمزہ چربی کی دعوت کرتا آپ اس کو بھی عذر نہ فرماتے زبان سے کوئی بیکار بات نہ نکلتی سب کی دلجوئی کرتے، کوئی ایسا برتاؤ نہ فرماتے جس سے کوئی گھبرا وے، ظالم موذیوں کی شرارت سے خوش تدبیری کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر ان کے ساتھ اسی خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے، آپکے پاس حاضر ہونے والوں میں اگر کوئی نہ آتا اسکو پوچھتے، ہر کام کو ایک قاعدہ سے کرتے یہ نہیں کہ کبھی کچھ کر دیا کبھی کسی طرح کر لیا۔ جب اٹھتے خدا کی یاد کرتے، جب بیٹھتے خدا کی یاد کرتے، جب کسی محفل میں تشریف لے جاتے تو جہاں تک آدمی بیٹھے ہیں اسکے کنارے پر بیٹھ جاتے، یہ نہیں کہ سب کو پھاند کر بڑی جگہ جا کر بیٹھیں۔ اگر بات کرنے کے وقت کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منہ کر کے بات کرتے، یہ نہیں کہ ایک طرف تو توجہ ہے دوسروں کو دیکھتے بھی نہیں سب کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص یوں سمجھتا کہ مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں، اگر کوئی پاس آکر بیٹھتا یا بات شروع کرتا اسکی خاطر سے بیٹھے رہتے، جب پہلے وہی اٹھ جاتا تو آپ اٹھتے۔ آپکے اخلاق سب کے ساتھ عام تھے۔ گھر میں جا کر آرام کے لئے مسند پر تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے، گھر کے بہت سے کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے، کبھی بکری کا دودھ نکال لیا، کبھی اپنے کپڑے صاف کر لئے، اپنا کام اکثر اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے، کیسا ہی برے سے برا آدمی آپکے پاس آتا اس سے بھی مہربانی کے ساتھ ملتے اس کی دل شکنی نہ فرماتے۔ غرض سارے آدمیوں سے زیادہ آپ ہی خوش اخلاق تھے۔ اگر کسی سے کوئی ناپسند بات ہو جاتی تو کبھی اسکے منہ در منہ نہ جتلاتے، نہ طبیعت میں سختی تھی اور نہ کبھی سختی کی صورت بناتے جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی کے ڈرانے دھمکانے کو جھوٹ موٹ غصہ کی صورت بنا کر ویسی ہی باتیں کرنے لگتے ہیں نہ آپ کی عادت چلانے کی تھی، جو کوئی آپکے ساتھ برائی کرتا آپ کبھی اسکے ساتھ برائی نہ کرتے بلکہ معاف اور درگذر فرما دیا کرتے، کبھی اپنے ہاتھ سے کسی غلام کو خدمتگار کو عورت کو بلکہ کسی جانور تک کو بھی نہیں مارا اور شریعت کے حکم سے سزا دینا اور بات ہے اگر آپ سے کوئی زیادتی کرتا تو اسکا بدلہ نہ لیتے، ہر وقت ہنس مکھ رہتے اور ناک بھوؤں کو نہ چڑھاتے، اور یہ مطلب نہیں کہ بےغم رہتے کیونکہ اوپر آچکا ہے کہ ہر وقت غم اور سوچ میں رہتے مزاج بہت نرم تھا بات میں سختی نہ برتاؤ میں سختی نہ بیباکی تھی کہ جو چاہا پھٹ سے کہہ دیا نہ کسی کا عیب بیان کرتے، نہ کسی چیز کے دینے میں دریغ فرماتے، ان خصلتوں کی ہوا بھی نہ لگی تھی جیسے اپنی بڑائی کرنا کسی سے بحثا بحثی لگانا، بیکار باتوں میں کہ کوئی فائدہ نہ ہو اس میں لگنا، کسی کی برائی کرتے، نہ کبھی کسی کے عیب کی کھود کرید کرتے اور وہی بات منہ سے نکالتے

جس میں ثواب ملا کرتا ہے۔ کوئی باہر کا پردیسی آجاتا اور بول چال میں پوچھنے پاچھنے میں بے تمیزی کرتا آپ اسکی سہار فرماتے۔ کبھی کسی کو اپنی تعریف نہ کرنے دیتے۔ اور حدیثوں میں بڑی اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں جتنی ہم نے بتلادی ہیں اگر عمل کرو یہ بھی بہت ہیں۔

اب نیک بیبیوں کے حال سنو۔

(۱) حضرت حوّا علیہا السلام کا ذکر

یہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بی بی اور تمام دنیا کے آدمیوں کی ماں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی کامل قدرت سے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور پھر ان کے ساتھ نکاح کر دیا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور وہاں ایک درخت تھا اسکے کھانے کو منع کر دیا۔ انہوں نے غلطی سے شیطان کے بہکانے میں آکر اس درخت سے کھا لیا اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ جنت سے دنیا میں جاؤ۔ دنیا میں آکر اپنی خطا پر بہت روئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا معاف کر دی۔ اور پہلے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے الگ ہو گئی تھیں اللہ تعالیٰ نے پھر ان کو ملا دیا پھر دونوں سے بے شمار اولاد پیدا ہوئی۔

فائدہ۔ بیبیو! دیکھو حضرت حوا نے اپنی خطا کا اقرار کر لیا توبہ کر لی بعضی عورتیں اپنے قصور کو بنایا کرتی ہیں اور کبھی اپنے اوپر بات نہیں آنے دیتیں اور ایسی تو بہت ہیں جو گناہ کرتی ہیں ساری عمر کرتی رہتی ہیں اسکو چھوڑتی نہیں خاصکر غیبت اور رسموں کی پابندی۔ بیبیو! اس خصلت کو چھوڑ دو۔ جو خطا و قصور ہو جائے اسکو فوراً چھوڑ کر توبہ کر لیا کرو۔

(۲) حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

قرآن شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنی ماں کے لئے بھی دعا کی تفسیروں میں لکھا ہے کہ آپ کے ماں باپ مسلمان تھے۔

فائدہ۔ دیکھو ایمان کی کیا برکت ہے کہ ایماندار کے واسطے پیغمبر بھی دعا کرتے ہیں بیبیو! ایمان کو مضبوط رکھو۔

(۳) حضرت سارہ علیہا السلام کا ذکر

یہ حضرت ابراہیم پیغمبر علیہ السلام کی بی بی اور حضرت اسحٰق پیغمبر علیہ السلام کی ماں ہیں ان کا فرشتوں سے بولنا اور فرشتوں کا ان سے یہ کہنا کہ تم سارے گھر والوں پر خدا کی رحمت اور برکت ہے۔ قرآن میں مذکور ہے ان کی پارسائی اور ان کی دعا قبول ہونے کا ایک قصہ حدیث میں آتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے شام کو چلے یہ بھی سفر میں ساتھ تھیں، راستے میں کسی ظالم بادشاہ

کی بستی آئی اس کم بخت سے کسی نے جا لگایا کہ تیری عملداری میں ایک بی بی بڑی خوبصورت آئی ہے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پوچھا کہ تمہارے ہمراہ کون عورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری دین کی بہن ہے۔ بیوی اسلئے نہیں فرمایا کہ وہ انکو خاوند سمجھ کر مار ڈالتا۔ جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو حضرت سارہ سے کہا کہ دیکھو میری بات جھوٹی مت کر دینا اور ویسے تم دین میں میری بہن ہی ہو۔ پھر اس نے حضرت سارہ کو پکڑوا بلایا۔ جب انکو معلوم ہوا کہ اسکی نیت بری ہے انہوں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور دعا کی اے اللہ اگر میں تیرے پیغمبر پر ایمان[۱] رکھنے والی اور ہمیشہ اپنی آبرو بچانے والی ہوں تو اس کافر کا مجھ پر قابو نہ چلنے دیجئے۔ بس اسکا یہ حال ہوا کہ لگا ہاتھ پاؤں پیٹنے مارنے۔ پھر تو خوشامد کرنے لگا اور کہا کہ اللہ سے دعا کرو میں اچھا ہو جاؤں میں پختہ عہد کرتا ہوں کہ کچھ نہ کہوں گا۔ ان کو بھی یہ خیال آیا کہ اگر مر جائے گا تو لوگ کہیں گے کہ اسی عورت نے مار ڈالا ہوگا۔ غرض اسکے اچھا ہونے کی دعا کر دی فوراً اچھا ہو گیا۔ اسنے پھر شرارت کا ارادہ کیا آپ نے پھر دعا کی اسنے پھر منت سماجت (خوشامد) کی۔ آپ نے پھر دعا کر دی غرض تین بار ایسا ہی قصہ ہوا۔ آخر جھلا کر کہنے لگا کہ تم کس بلا کو میرے پاس لے آئے ان کو رخصت کرو۔ اور حضرت ہاجرہؓ جنکو اسنے ظلم سے باندی بنا رکھا تھا قبطیوں کی قوم سے تھیں اور اسی طرح خدا نے ان کی عزت بھی بچا رکھی تھی خدمت کے لئے ان کے حوالے کیں ماشاءاللہ عزت آبرو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ گئیں۔

فائدہ۔ بیبیو! دیکھو پارسائی کیسی برکت کی چیز ہے ایسے آدمی کی کس طرح اللہ تعالیٰ نگہبانی کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز سے مصیبت ٹلتی ہے اور دعا قبول ہوتی ہے جب کوئی پریشانی ہوا کرے بس نفلوں میں لگ جایا کرو اور دعا کیا کرو۔

(۴) حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر

جس ظالم بادشاہ کا اوپر قصہ آچکا ہے اس نے حضرت ہاجرہؓ کو بطور باندی رکھ چھوڑا تھا جیسا ابھی بیان ہوا ہے پھر اسنے ان کو حضرت سارہؓ کو دے دیا اور حضرت سارہؓ نے ان کو اپنے شوہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دے دیا اور ان سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ ابھی حضرت اسمٰعیل دودھ پیتے بچے ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ مکہ شریف کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے آباد کریں۔ اس وقت اس جگہ جنگل تھا اور کعبہ بھی بنا ہوا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ حضرت اسمٰعیل اور ان کی ماں ہاجرہ کو اس میدان میں چھوڑ دو ہم ان کے نگہبان ہیں۔ خدا کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام ماں اور بچہ دونوں کو لے کر اس جنگل بیابان میں جہاں اب مکہ آباد ہے پہنچا آئے اور ان کے پاس ایک

۱؎ مطلب یہ ہے کہ میں ضرور مسلمان ہوں پس اسلام و ایمان کی برکت سے مجھے اس بلا سے بچا دیجئے یہ شرط تاکید مضمون کے لئے ہے نہ گمان و شک کے لئے ۱۲ محشی

مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلا خرما کا رکھ دیا جب پہنچا کر وہاں سے لوٹنے لگے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام اُن کے پیچھے چلیں اور پوچھا کہ ہم کو یہاں آپ اکیلے چھوڑے جاتے ہیں حضرت ابراہیم نے کچھ جواب نہیں دیا[۱]۔ تب انہوں نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے ہاں کہنے لگیں تو کچھ غم نہیں وہ آپ ہی ہماری خبر رکھیں گے۔ اور اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئیں چھوارے کھا کر پانی پی لیتیں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتیں۔ جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو ماں بیٹوں پر پیاس کا غلبہ ہوا اور حضرت اسمٰعیل کی تو یہ حالت ہوئی کہ مارے پیاس کے بل کھانے لگے۔ ماں اس حالت میں اپنے بچے کو نہ دیکھ کر اور پانی دیکھنے کو صفا پہاڑ پر چڑھیں اور چاروں طرف نگاہ دوڑائی شاید کہیں پانی نظر آوے۔ جب کہیں نظر نہیں پڑا تو اس پہاڑ سے اتر کر دوسرے پہاڑ مروہ کی طرف چلیں کہ اس پر چڑھ کر دیکھیں گے بیچ میدان میں ایک ٹکڑا زمین کا گڑھا سا تھا جب تک برابر زمین پر رہیں تو بچے کو دیکھ لیتیں جب اس گڑھے میں پہنچیں تو بچہ نظر نہ پڑا اسلئے دوڑ کر اس ٹکڑے سے نکل کر برابر میدان میں آ گئیں غرض مروہ پہاڑ پر پہنچیں اور اسی طرح چڑھ کر دیکھا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا اس سے اتر کر بیتابی میں پھر صفا پہاڑ کی طرف چلیں اسی طرح دونوں پہاڑوں پر سات پھیرے کئے اور اس گڑھے کو ہر بار میں دوڑ کر طے کرتی تھیں اللہ تعالیٰ کو یہ عمل ایسا پسند آیا کہ حاجیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کو اسی طرح حکم کر دیا کہ دونوں پہاڑوں کے بیچ میں سات پھیرے کریں اور پھر اس ٹکڑے میں جہاں وہ گڑھا تھا اور اب وہ بھی برابر زمین ہو گئی ہے دوڑ کر چلا کریں غرض اخیر کے پھیرے میں مروہ پہاڑ پر تھیں کہ اُن کے کان میں ایک آواز سی آئی اس کی طرف کان لگا کر کھڑی ہو گئیں وہی آواز پھر آئی آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آیا حضرت ہاجرہ نے پکار کر کہا کہ میں نے آواز سن لی ہے۔ اگر کوئی شخص مدد کر سکتا ہو تو مدد کرے اسی وقت جہاں آب زمزم کا کنواں ہے وہاں فرشتہ نمودار ہوا اور اپنا بازو زمین پر مارا اس سے پانی اُبلنے لگا انہوں نے چاروں طرف مٹی کی ڈول بنا کر اسکو گھیر لیا اور مشک میں بھی بھر لیا اور خود بھی پیا اور بچے کو بھی پلایا فرشتے نے کہا کچھ اندیشہ نہ کرنا اسجگہ خدا کا گھر یعنی کعبہ ہے یہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ مل کر اس گھر کو بناوے گا اور یہاں آبادی ہو جاوے گی چنانچہ تھوڑے دنوں میں سب چیزوں کا ظہور ہو گیا۔ ایک قافلہ ادھر سے گزرا وہ لوگ پانی دیکھ کر ٹھہر گئے اور وہیں بس پڑے اور حضرت اسمٰعیلؑ کی شادی ہو گئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے تشریف لائے اور دونوں باپ بیٹوں نے مل کر خانہ کعبہ بنایا اور وہ زمزم کا پانی اسوقت زمین کے اندر اتر گیا تھا پھر مدت کے بعد کنواں بن گیا۔

فائدہ۔ دیکھو حضرت ہاجرہ کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ تھا۔ جب انکو یہ معلوم ہو گیا کہ جنگل میں رہنا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ہے پھر کیسی بےفکر ہو گئیں اور پھر اس بھروسہ کرنے کی کیا کیا برکتیں ظاہر ہوئیں بیبیو اسی طرح تم کو خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے انشاء اللہ تعالیٰ سب کام درست ہو جاوینگے۔ اور دیکھو ان کی بزرگی کہ دوڑی تو تھیں پانی کی تلاش میں اور اللہ کے نزدیک وہ حرکت کیسی پیاری

[۱] کسی خاص مصلحت سے جواب نہیں دیا اور کسی مجبوری سے ایسا کرنا بداخلاقی نہیں ہے ۱۲ منہ

ہوگئی کہ حاجیوں کے واسطے اسکو عبادت بنا دیا۔ جو بندے مقبول ہوتے ہیں۔ اُن کا معاملہ ہی دوسرا ہو جاتا ہے۔ بیبیو کوشش کرکے خدائے تعالیٰ کے حکم مانا کرو تاکہ تم بھی مقبول ہو جاؤ پھر تمہارے سب دنیا کے کام بھی دین میں شامل ہو جاویں۔

(۵) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دوسری بی بی[۱] کا ذکر

خانہ کعبہ بنانے سے پہلے دو دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بھی مکہ میں آئے ہیں مگر حضرت اسمٰعیلؑ دونوں دفعہ گھر میں نہیں ملے اور زیادہ ٹھیرنے کا حکم نہ تھا سو پہلی بار جب تشریف لائے اسوقت حضرت اسمٰعیل کے گھر میں ایک بی بی تھیں اس سے پوچھا کہ کس طرح گذر ہوتا ہے کہنے لگی کہ بڑی مصیبت میں ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے خاوند آویں ان سے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو چنانچہ جب حضرت اسمٰعیل گھر آئے تو سب حال معلوم ہوا آپ نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ تو ہے وہ یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھ کو چھوڑ دوں اسکو طلاق دے کر پھر ایک اور بی بی سے نکاح کیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ آئے ہیں تو یہ بی بی گھر میں تھیں انہوں نے بڑی خاطر کی آپ نے ان سے بھی گذران کا حال پوچھا انہوں نے کہا خدائے تعالیٰ کا شکر ہے بہت آرام میں ہیں آپ نے ان کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آویں تو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو قائم رکھیں چنانچہ حضرت اسمٰعیلؑ کو آنے کے بعد یہ حال بھی معلوم ہوا آپ نے بی بی سے فرمایا کہ میرے باپ تھے یوں کہہ گئے ہیں کہ تجھ کو اپنے پاس رکھوں۔

فائدہ۔ دیکھو ناشکری کا پھل پہلی بیوی کو کیا ملا ایک نبی ناراض ہوئے دوسرے نبی نے اپنے پاس سے الگ کر دیا اور شکر و صبر کا پھل دوسری بیوی کو کیا ملا کہ ایک نبی نے دعا دی دوسرے نبی کی خدمت میں رہنا نصیب ہوا۔ بیبیو! کبھی ناشکری نہ کرنا جس حالت میں ہو صبر و شکر سے رہنا۔

(۶) نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی[۲] کا ذکر

نمرود وہ ظالم بادشاہ ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا تھا اس کی یہ بیٹی جس کا نام رعضہ تھا اوپر کھڑی دیکھ رہی تھیں کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کچھ اثر نہیں کیا پکار کر پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ایمان کی برکت سے مجھ کو بچا لیا کہنے لگیں کہ اگر اجازت ہو تو میں بھی اس آگ میں آؤں آپ نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ کہہ کر چلی آ۔ وہ کلمہ پڑھتی ہوئی بے دھڑک آگ کے اندر چلی گئی اس پر بھی آگ نے کچھ اثر نہیں کیا اور وہاں سے نکل کر اپنے

[۱] از بخاری شریف ۱۲ [۲] از عجائب القصص ۱۲

باپ کو بہت برا بھلا کہا اُسنے اُن کے ساتھ بہت سختی کی مگر وہ اپنے ایمان پر قائم رہیں۔

فائدہ۔ سبحان اللہ کیسی ہمت کی بی بی تھیں کہ تکلیف میں بھی ایمان کو نہ چھوڑا۔ بیبیو تم بھی مصیبت کے وقتوں میں ہمت مضبوط رکھا کرو اور بال برابر بھی دین کے خلاف مت کیا کرو۔

(۷) حضرت لُوط علیہ السّلام کی بیٹیوں کا ذکر

جب اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام کے پاس فرشتے بھیجے اور انہوں نے آکر خبر دی کہ اب آپ کی قوم پر جنہوں نے آپ کی نہ مانی عذاب آنیوالا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہلا بھیجا تھا کہ اپنے مسلمان کنبے کو راتوں رات اس بستی سے نکال لے جاؤ اس مسلمان کنبے میں آپکی بیٹیاں بھی تھیں یہ بھی عذاب سے بچ گئی تھیں۔

فائدہ۔ دیکھو ایمان کیسی برکت کی چیز ہے کہ دُنیا میں جو خدا کا قہر نازل ہوتا ہے ایمان اس سے بھی بچا لیتا ہے۔ بیبیو ایمان کو خوب مضبوط کرو اور وہ مضبوط ہوتا ہے اس طرح کہ سب حکم بجالاؤ اور سب گناہوں سے بچو۔

(۸) حضرت ایُوب علیہ السّلام کی بی بی کا ذکر

ان کا نام رحمتؒ ہے جب حضرت ایوب علیہ السلام کا تمام بدن زخمی ہو گیا اور سب نے پاس آنا جانا چھوڑ دیا یہ بی بی اسوقت خدمتگزاری میں مصروف رہتیں اور ہر طرح کی تکلیف اُٹھاتیں ایک بار ان کو آنے میں دیر ہو گئی تھی حضرت ایوب علیہ السلام نے غصہ میں قسم کھائی اچھا ہو جاؤں تو ان کے سو لکڑیاں ماروں گا جب آپکو صحت ہو گئی تو اپنی قسم پورا کرنے کا ارادہ کیا اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت سے یہ آسان حکم کر دیا کہ تم ایک جھاڑو جس میں سو تنکے ہوں اسکا ایک دفعہ مار دو۔

فائدہ دیکھو کیسی صابر بی بی تھیں کہ ایسی حالت میں بھی برابر اپنے خاوند کی خدمت کرتی رہیں اور بیماری میں اُن کی قسم سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ مزاج نازک ہو گیا تھا وہ اسکو بھی سہتی تھیں اسی خدمت اور صبر کی برکت تھی کہ اللہ میاں نے ان کو لکڑیوں سے بچو الیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی پیاری تھیں کہ خدا نے تعالےٰ نے حکم کو کیسا آسان کر دیا اب یہ مسئلہ نہیں ہے اس طرح اگر کوئی قسم کھائے تو جھاڑو مارنے سے قسم پوری نہ ہو گی بلکہ ایسی قسم کو توڑ کر کفارہ دینا ہو گا۔ بیبیو۔ خاوند کی تابعداری اور اسکی نازک مزاجی کی خوب سہار کیا کرو تم بھی ایسی ہی پیاری بن جاؤ گی۔

(۹) حضرت لیّا یعنی حضرت یوسف علیہ السّلام کی خالہ کا ذکر

اُن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ہوئے تھے اور قحط پڑا اور سب بھائی مل کر اناج خریدنے اُن کے پاس گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے آپ کو پہچنوا دیا اسوقت اپنا کرتہ اپنے والد یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر ڈالنے کے لئے دیا اور یہ بھی کہا کہ سب کو یہاں لے آؤ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی پھر درست ہو گئی اور اپنے وطن سے چل کر مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے تو یوسفؑ نے اپنے والد اور اپنی ان خالہ کو تعظیم کے واسطے بادشاہی تخت پر بٹھلایا اور یہ دونوں صاحب اور سب بھائی اسوقت حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ میں گر پڑے اس زمانہ میں سجدہ سلام کی جگہ درست تھا اب درست نہیں رہا۔ اللہ تعالےٰ نے اُن خالہ کو ماں فرمایا ہے اُن کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا اور یعقوب علیہ السلام نے ان سے نکاح کر لیا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جن کا یہ قصہ ہے ماں ہی تھیں حضرت راحیل ان کا نام تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بچپن کے خواب کی یہ تعبیر ہے اُنہوں نے خواب دیکھا تھا کہ چاند سورج اور گیارہ ستارے مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں۔

فائدہ۔ دیکھو کیسی بزرگ ہوں گی جن کی تعظیم نبی نے کی۔

(۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی والدہ کا ذکر

ان کا نام یوحانذ ہے جس زمانہ میں فرعون کو پنڈتوں نے ڈرایا تھا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک لڑکا ایسا پیدا ہو گا جو تیری بادشاہی کو غارت کرے گا اور فرعون نے حکم دیا کہ جو لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہو اسکو قتل کر ڈالو چنانچہ ہزاروں لڑکے قتل ہو گئے ایسے نازک وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اسوقت خدائے تعالےٰ نے اُن بی بی کے دل میں یہ بات ڈالی جسکو الہام کہتے ہیں کہ تم بے فکر ان کو دودھ پلاتی رہو اور جب اس کا اندیشہ ہو کہ کسی کو خبر ہو جاوے گی تو اسوقت ان کو صندوق کے اندر بند کر کے دریا میں ڈال دیجیو پھر ان کو جس طرح ہم کو منظور ہو گا تمہارے پاس پہنچا دینگے چنانچہ انہوں نے بے دھڑک ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے سب وعدے پورے کر دیئے۔

فائدہ۔ بیبیو دیکھو اُن کو خدائے تعالیٰ پر کیسا بھروسہ اور اطمینان تھا اور اس بھروسہ کی برکتیں بھی کیسی ظاہر ہوئیں۔

(۱۱) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بہن کا ذکر!

ان کا نام بعضوں نے کہا ہے کہ مریم ہے بعضوں نے کہا ہے کہ کلثوم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے ان کو

دریا میں ڈال دیا تو اُن سے کہا کہ خدا اِسطرح لگاؤ کہ انجام کیا ہوتا ہے غرض وہ صندوق نہر میں ہو کر فرعون کے محل میں پہنچا اور نکالا گیا تو اسکے اندر ایک خوبصورت بچہ ملا اور فرعون نے قتل کرنا چاہا مگر فرعون کی بی بی نے کہ نیک بخت اور خدا ترس تھیں کہہ سن کر جان بچائی اور دونوں میاں بی بی نے اپنا بیٹا بنا کر پالنا چاہا تو اب موسیٰ علیہ السلام کسی انا کا دودھ ہی منہ میں نہیں لیتے سب حیران تھے کہ کیا تدبیر کریں۔ اس وقت یہی بی بی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن اس کھوج میں وہاں پہنچ گئی تھیں کہنے لگیں کہ میں ایک دودھ پلانے والی بتلاؤں جو بہت خیرخواہ اور شفیق ہے اور دودھ بھی اس کا بہت ستھرا ہے آخر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا پتہ بتلایا وہ بلائی گئیں اور موسیٰ علیہ السلام ان کے سپرد کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ ہم ان کو تمہارے پاس پہنچا دینگے وہ اسطرح سے پورا ہوا۔

فائدہ ۔ دیکھو عقل بھی کیا چیز ہے کس طرح پتہ بھی لگالیا اور کیسی جان جوکھوں میں اپنی ماں کی خیرخواہی اور تابعداری بجالائیں اور فرعون کو خبر بھی نہ ہوئی بیبیو ماں باپ کی تابعداری اور عقل تمیز بڑی نعمت ہے۔

(۱۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی کا ذکر

ان کا نام صفورا ہے اور یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی بڑی بیٹی ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مصر شہر میں ایک کافر بے ارادہ مارا گیا اور فرعون کو خبر ہوئی۔ اس نے اپنے سرداروں سے صلاح کی کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا چاہیے موسیٰ علیہ السلام یہ خبر پاکر پوشیدہ طور پر مدین شہر کی طرف چل دیے جب بستی کی حد پر پہنچے تو دیکھا بہت سے چرواہے کنوئیں سے کھینچ کھینچ کر اپنی بکریوں کو پانی پلا رہے ہیں اور دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو پانی پر جانے سے ہٹا رہی ہیں ان دونوں لڑکیوں میں ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی تھیں اور ایک سالی آپ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا کہ ہمارے گھر کوئی مرد کام کرنے والا ہے نہیں اسلئے ہم کو خود کام کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ ہم عورتیں ہیں اسواسطے مردوں کے چلے جانے کے منتظر رہتے ہیں سب کے چلے جانے کے بعد ہم اپنی بکریوں کو پانی پلا لیتے ہیں آپ کو ان کے حال پر رحم آیا اور خود پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا ان دونوں نے جاکر اپنے والد بزرگوار سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے بڑی بیٹی کو بھیجا کہ ان بزرگ کو بلالاؤ وہ شرماتی ہوئی آئیں اور موسیٰ علیہ السلام کو ان کا پیغام پہنچا دیا آپ ان کے ہمراہ ہولئے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملے انہوں نے ان کی ہرطرح سے تسلی کی اور فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے ایک لڑکی تم سے بیاہ دوں مگر شرط یہ ہے کہ آٹھ برس یا دس برس میری بکریاں چراؤ آپ نے منظور کرلیا اور بڑی بیٹی سے آپ کا نکاح ہوگیا آپ ان کو لے کر وطن چلنے لگے تو راستہ میں سردی کی وجہ سے آگ کی ضرورت ہوئی طور پہاڑ پر آگ نظر آئی وہاں پہنچے تو خدا کا نور تھا وہیں آپ کو پیغمبری ملی

فائدہ ۔ دیکھو اپنے گھر کا کام کیسی محنت سے کرتی تھیں اور غیر مرد سے لاچاری کو ملیں تو کیسی شرماتی ہوئی، بیبیو تم بھی گھر کے کاموں میں آرام طلبی اور سستی مت کیا کرو اور شرم و حیا ہر وقت لازم سمجھو۔

(۱۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سالی کا ذکر

ان کا ذکر ابھی اوپر آچکا ہے ان کا نام صفیرا ہے یہ بھی اپنی بہن کے ساتھ گھر کا کاروبار بڑی محنت سے کرتی تھیں اور باپ کی تابعداری اور خدمت بجالاتی تھیں۔ فائدہ بیبیو اسطرح تم بھی ماں باپ کی خدمت اور گھر کے کام میں محنت مشقت کیا کرو جیسے کام غریب لوگ کیا کرتے ہیں ان کو ذلت مت سمجھو دیکھو پیغمبر زادیوں سے تو زیادہ تمہارا رتبہ نہیں ہے۔

(۱۴) حضرت آسیہؓ کا ذکر

فرعون مصر کا بادشاہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا یہ اسکی بی بی ہیں خدا کی قدرت خاوند شیطان اور بی بی ایسی ولی جن کی تعریف قرآن میں آئی اور جن کی بزرگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح فرمائی کہ مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں مگر عورتوں میں کوئی کمال کے رتبہ کو نہیں پہنچی سوا حضرت مریمؑ اور آسیہؓ کے انہوں نے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جان بچپن میں ظالم فرعون سے بچائی تھی جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کے ذکر میں گذرا ان کی قسمت میں موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا لکھا تھا شروع بچپن ہی سے اُن کے دل میں ان کی محبت پیدا ہوگئی تھی، جب موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبری ملی فرعون تو ایمان نہیں لایا مگر یہ ایمان لے آئیں فرعون کو جب ان کے ایمان لانے کی خبر ہوئی تو ان پر بڑی سختی کی اور طرح طرح سے تکلیف پہنچائی مگر انہوں نے اپنا ایمان نہیں چھوڑا اسی حالت میں دنیا سے اٹھ گئیں۔

فائدہ ۔ دیکھو کیسی ایمان کی مضبوط تھیں کہ بڑے خاوند بادشاہ تھا سب کچھ اُس کے کیا مگر اس کا ساتھ نہیں دیا اب ذرا ذرا سی تکلیف میں کفر کے کلمے بکنے لگتی ہیں بیبیو ایمان بڑی دولت ہے کیسی ہی تکلیف پہنچے دین کے خلاف کوئی کام نہ کرنا اگر کسی کا خاوند بددینی کا کام کرے کبھی اسکا ساتھ نہ دے اور اس زمانہ میں کافر مرد سے نکاح ہو جاتا تھا مگر ہماری شرع میں اب یہ حکم ہے کہ اگر خاوند کافر ہو تو نکاح درست نہیں ہوتا اور اگر کافر ہونے سے پہلے ہوگیا ہو تو ٹوٹ جاتا ہے۔

لے یہ مضمون پہلی امتوں کے متعلق ہے ورنہ حضرت فاطمہؓ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں لیکن چونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں اسلئے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا گیا ۱۲ محشی عفی عنہ

(۱۵) فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر

روضۃ الصفا ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ فرعون کی بیٹی کی ایک خواص تھی جو اسکی کار مختار تھی اور اسکی کنگھی چوٹی کیا کرتی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتی تھی مگر فرعون کے خوف سے ظاہر نہ کرتی تھی ایک بار اسکے بال سنوار رہی تھی کہ اسکے ہاتھ سے کنگھی چھوٹ گئی اس نے بسم اللہ کہہ کے اٹھائی لڑکی نے پوچھا یہ تو نے کیا کہا یہ کس کا نام ہے خواص نے کہا یہ اسی کا نام ہے جس نے تیرے باپ کو پیدا کیا اور اسکو بادشاہی دی لڑکی کو بڑا تعجب ہوا کہ میرے باپ سے بھی کوئی بڑا ہے دوڑی ہوئی فرعون کے پاس گئی اور سارا قصہ بیان کیا فرعون نہایت غصہ میں آیا اور اس خواص کو بلا کر ڈرایا دھمکایا مگر اس نے صاف کہہ دیا کہ جو چاہے سو کر میں ایمان نہ چھوڑوں گی اول اسکے ہاتھ پاؤں میں کیلیں جڑ کر اس پر انگارے اور بھوبل ڈال تب اس سے بھی کچھ نہ ہوا تو اس کی گود میں ایک لڑکا تھا اسکو آگ میں ڈالا لڑکا آگ میں بولا کہ اماں صبر کیجیو خبردار ایمان نہ چھوڑیو غرض وہ اپنے ایمان ہی پر رہی یہاں تک کہ اس بیچاری کو بھی پکڑ کر جلتے تنور میں جھونک دیا عم کے پارہ میں سورۂ بروج میں جو کھائیوں والوں کا قصہ آیا ہے اس میں بھی اسی طرح ایک عورت کا اور اسکے بچہ کا قصہ ہوا تھا۔

فائدہ۔ دیکھو ایمان کی کیسی مضبوط تھی بیبیو ایمان بڑی نعمت ہے، اپنے نفس کی خوشی کے واسطے یا کسی لالچ کے سبب یا کسی مصیبت تکلیف کی وجہ سے کبھی اپنے ایمان دین میں خلل مت ڈالنا خدا اور رسول کے خلاف کوئی کام مت کرنا۔

(۱۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کی ایک بڑھیا[۱] کا ذکر

جب فرعون نے مصر میں بنی اسرائیل کو بہت تنگ کرنا شروع کیا ان سے طرح طرح کی بیگاریں لیتا ان کو مارتا اور دکھ پہنچاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ سب بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے نکال لے جاؤ تاکہ فرعون کے ظلم سے ان کی جان چھوٹے موسیٰ علیہ السلام سب کو لے کر چلے جب دریائے نیل پر پہنچے راستہ بھول گئے اور بھی کسی کی پہچان میں راستہ نہ آیا آپ نے تعجب کا اور پکار کر فرمایا کہ جو شخص اس بھید سے واقف ہو وہ آکر بتلادے ایک بڑھیا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہونے لگا تھا تو انہوں نے اپنے بھائی بھتیجوں کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر کسی وقت میں تم لوگ مصر کا رہنا چھوڑ دو تو میرا تابوت جس میں میری لاش ہو گی اپنے ساتھ لے جانا تو جب تک آپ وہ تابوت ساتھ نہ لیں گے راستہ نہ ملے گا آپ نے تابوت کا حال پوچھا کہ کہاں دفن ہے اس کا واقف بھی بجز بڑھیا کے کوئی نہ نکلا اس سے جو پوچھا تو اس نے عرض کیا کہ میں یوں نہ بتلاؤں گی مجھ سے ایک بات کا اقرار کیجئے اس وقت بتلاؤں گی آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے کہنے لگی وہ اقرار یہ ہے کہ میرا خاتمہ

ایمان پر ہو اور جنت میں جس درجہ میں آپ ہوں اسی درجہ میں مجھکو رہنے کی جگہ ملے آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے اللہ یہ بات تو میرے اختیار کی نہیں حکم ہوا کہ تم اقرار کر لو ہم پورا کر دیں گے آپ نے اقرار کر لیا اس نے تابوت کا پتہ بتلا دیا کہ دریا کے بیچ میں دفن تھا اس تابوت کا نکالنا تھا اور راستہ کا ملنا فوراً راستہ مل گیا۔

فائدہ۔ دیکھو یہ بڑی بی کیسی بزرگ تھیں کہ کوئی دولت دنیا کی نہیں مانگی اپنی عاقبت کو درست کیا بیبیو تم بھی دنیا کی ہوس چھوڑ دو سو وہ جتنی قسمت میں ہے ملے ہی گی اپنے دین کو سنوارو۔

(۱۷) حیسور کی بہن کا ذکر

قرآن شریف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں ذکر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک چھوٹے بچے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے مار ڈالا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گھبرا کے پوچھا کہ بھلا اس بچہ نے کیا خطا کی تھی جو اسکو مار ڈالا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لڑکا جوان ہو کر کافر ہوتا اور اسکے ماں باپ ایماندار تھے اولاد کی محبت میں ان کے بھی بگڑنے کا ڈر تھا اسواسطے یہی مصلحت ہوئی کہ اسکو قتل کر دیا جاوے اب اسکے بدلے اللہ تعالیٰ ایک لڑکی دینگے جو برائیوں سے پاک ہو گی اور ماں باپ کو زیادہ بھلائی پہنچانے والی ہوگی چنانچہ اور کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک لڑکی ایسی ہی پیدا ہوئی اور ایک پیغمبر سے ان کا نکاح ہوا اور ستر پیغمبر اس کی اولاد میں ہوئے اور اس لڑکی کا نام حیسور تھا یہ لڑکی اسکی بہن تھی۔

فائدہ۔ جس کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرماتیں کہ برائیوں سے پاک اور ماں باپ کو بھلائی پہنچانے والی ہوگی وہ کیسی اچھی ہوگی دیکھو گناہ سے پاک رہنا اور ماں باپ کو سکھ دینا کیسا پیارا کام ہے جس سے آدمی کا ایسا رتبہ ہو جاتا ہے کہ خدائے تعالیٰ اس آدمی کی تعریف کریں بیبیو ان باتوں میں خوب کوشش کیا کرو۔

(۱۸) حیسور کی ماں کا ذکر

حیسور وہی لڑکا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے یہ بھی پڑھ چکی ہو کہ قرآن مجید میں اسکے ماں باپ کو ایماندار لکھا ہے جسکو اللہ تعالیٰ ایماندار فرماویں وہ ویسا کچا پکا ایماندار تو ہو گا نہیں خوب پورا ایماندار ہو گا اس سے معلوم ہوا کہ حیسور کی ماں بھی بہت بزرگ تھیں

فائدہ۔ دیکھو ایمان میں پختہ ہونا ایسی دولت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تعریف کی بیبیو ایمان کو مضبوط کرو اور وہ اسی طرح مضبوط ہوتا ہے

---

[۱] اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بڑی بی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برابر ثواب میں ہو جاویں گی بلکہ فقط ایک ہی جگہ رہنا ہوگا یہ بہت بڑی نعمت ہے اور ثواب میں نبی کی برابر کوئی نہیں ہو سکتا ۱۲ محشی۔

کہ شرع کے حکم خوب بجالاؤ سب برائیوں سے بچو۔

(۱۹) حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ کا ذکر

قرآن شریف میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا میں یہ کہا کہ اے اللہ آپ نے میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے معلوم ہوا کہ آپ کی ماں بھی بزرگ تھیں کیونکہ بڑا انعام ایمان اور دین ہے۔

فائدہ۔ دیکھو ایمان ایسی چیز ہے کہ ایمان دار کا ذکر پیغمبروں کی زبان پر بھی خوبی کے ساتھ آتا ہے۔ بیبیو ایمان کو خوب رونق دو۔

(۲۰) حضرت بلقیس کا ذکر

یہ ملک سبا کی بادشاہ تھیں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ہدہد جانور نے خبر دی تھی کہ میں نے ایک عورت بادشاہ دیکھی ہے اور وہ آفتاب کو پوجتی ہے آپ نے ایک خط لکھ کر ہدہد کو دیا کہ اسکے پاس ڈال دیجیو اس خط میں لکھا تھا کہ تم لوگ مسلمان ہو کر یہاں حاضر ہو اس خط کو پڑھ کر امیروں وزیروں سے صلاح کی بہت بات چیت کے بعد خود ہی یہ صلاح قرار دی کہ میں ان کے پاس کچھ چیزیں سوغات کے طور پر بھیجتی ہوں اگر لے کر رکھ لیں تو سمجھوں گی کہ دنیادار بادشاہ ہیں اگر نہ رکھیں تو سمجھوں گی کہ پیغمبر ہیں جب وہ چیزیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچیں آپ نے سب لوٹا دیں اور کہلا بھیجا کہ اگر مسلمان نہ ہو گی تو لڑائی کے لئے فوج لاتا ہوں یہ پیغام سنکر یقین ہو گیا کہ بیشک پیغمبر ہیں اور مسلمان ہونے کے ارادہ سے اپنے شہر سے چلیں ان کے چلنے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اپنے معجزے سے ان کا ایک بڑا بھاری قیمتی بادشاہی تخت تھا وہ اپنے دربار میں منگا لیا تھا کہ بلقیس معجزہ بھی دیکھ لیں اور اسکے موتی جواہر اکھاڑ کر دوسری طرح جڑوا دیئے جب بلقیس یہاں پہنچیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم سے ان کی عقل آزمانے کو پوچھا گیا کہ دیکھو یہ تمہارا تخت تو نہیں ہے غور سے دیکھ کر کہا کہ ہاں ویسا ہی ہے اس طرح اس لئے کہا کہ کچھ صورت شکل بدل گئی تھی اس جواب سے معلوم ہوا کہ بڑی عقلمند ہیں پھر سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو یہ بات دکھلانی چاہی کہ ہمارے خدا کی دی ہوئی بادشاہی تمہاری دنیا کی بادشاہی سے ویسے بھی زیادہ ہے یہ بات دکھلانے کے واسطے حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ایک حوض پانی سے بھر کر اسکے اوپر ایسے صاف شفاف کانچ کا فرش بنایا جاوے کہ وہ نظر نہ آوے اور سلیمان علیہ السلام ایسی جگہ جا بیٹھے کہ جو آدمی وہاں پہنچنا چاہے حوض راستے میں پڑے اور بلقیس کا اسی جگہ حاضر ہونے کا حکم دیا بلقیس جو حوض کے پاس پہنچیں کانچ تو نظر نہ آیا یوں سمجھیں کہ مجھ کو پانی کے اندر جانا پڑے گا تو پائنچے چڑھانے لگیں فوراً ان کو کہہ دیا گیا کہ اس پر کانچ کا فرش ہے ویسے ہی چلی آؤ جب بلقیس نے تخت کے منگا لینے کا معجزہ دیکھا اور اس کاریگری کو بھی دیکھا جس سے یہ سمجھیں کہ ان کے پاس ویسے

بھی بادشاہی کا سامان میرے یہاں کے سامان سے زیادہ ہے فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں، پھر بعضے عالموں نے تو یہ کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے ساتھ خود نکاح کر لیا اور بعضوں نے کہا کہ یمن کے بادشاہ سے نکاح کر دیا اللہ ہی کو معلوم ہے کیا ہوا۔

فائدہ۔ دیکھو کیسی بے نفس تھیں کہ باوجود امیر اور بادشاہ ہونے کے جب دین کی سچی بات معلوم ہو گئی فوراً اسکو مان لیا اس کے قبول کرنے میں شیخی نہیں کی نہ باپ دادا کی رسم کو پکڑ کر بیٹھیں، بیبیو تم بھی اپنا یہی طریقہ رکھو کہ جب دین کی بات سنو کبھی عار یا شرم یا خاندان کے رسم کی پیروی مت کرو ان میں سے کوئی چیز کام نہ آوے گی فقط دین ساتھ چلے گا۔

(۲۱) بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر

حدیث میں ایک قصہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار بڑی شان و شوکت سے سامنے کو گذرا ماں نے دعا کی کہ اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا ہی کر دیجئے بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر بول نے لگا اے اللہ مجھ کو ایسا مت کیجو اور پھر دودھ پینے لگا پھر سامنے سے کچھ لوگ گذرے جو ایک لونڈی کو پکڑے ذلت اور خواری سے لئے جاتے تھے ماں نے دعا کی اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا مت کیجیو وہ بچہ پھر بولا اے اللہ مجھ کو ایسا ہی کر دیجیو، ماں نے پوچھا یہ کیا بات ہے، بچہ نے کہا کہ وہ سوار تو ایک شخص ظالم تھا اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ چور ہے بدچلن ہے اور وہ غریب اس سے پاک ہے۔

فائدہ مطلب کہ اس سوار کی مخلوق کے نزدیک تو قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ قدر نہیں اور یہ لونڈی مخلوق کے نزدیک تو بے قدر ہے مگر اللہ کے نزدیک اسکی بڑی قدر ہے تو قدر خدا کے نزدیک چاہیئے، چاہے مخلوق کیسا ہی سمجھے اور اگر خدا کے نزدیک قدر نہ ہوئی تو مخلوق کی قدر کس کام آوے گی دیکھو اس لونڈی کی کرامت تھی کہ اسکی پاکی ظاہر کرنے کے لئے دودھ پیتا بچہ باتیں کرنے لگا بیبیو بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ غریبوں کو بہت حقیر سمجھتی ہیں اور ذرا سے شبہ سے ان پر عیب اور چوری لگا دیتی ہیں یہ بڑی بات ہے شاید وہ اللہ کے نزدیک تم سے بھی اچھی ہوں۔

(۲۲) بنی اسرائیل کی ایک عقلمند دیندار بی بی کا ذکر!

محمد بن کعب کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور بڑا عابد تھا اسکو اپنی بی بی کے ساتھ بہت محبت تھی اتفاق سے وہ مر گئی اس عالم پر ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی اس نے یہ قصہ سنا اور اسکے پاس گئی اور گھر میں آنے جانے والوں سے کہا کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ زبانی ہی پوچھ

[illegible] ۱۲ مؤلف [illegible] یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہو جاؤں یہ غرض تھی کہ دنیا میں ذلیل ہوں اور آخرت میں عزیز ہوں اسلئے کہ ایسی دعا [illegible] دنیا میں ذلت ہو ۱۲ [illegible] تیسیر ۱۲ مؤلف

سکتی ہوں اور دروازہ پر جم کر بیٹھ گئی آخر اسکو خبر ہوئی اور اندر آنے کی اجازت دی آکر کہنے لگی کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اس نے کہا بیان کر کہنے لگی کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور مانگے کے طور پر لیا تھا اور مدت تک اسکو پہنتی رہی پھر اس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دے دو تو کیا وہ اسکا زیور دے دینا چاہیئے عالم نے کہا بیشک دے دینا چاہیئے وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس بہت مدت تک رہا ہے تو کیسے دے دوں عالم نے کہا تب تو اور بھی خوشی سے دینا چاہیئے کیونکہ اتنی مدت تک اس نے نہیں مانگا یہ اس کا احسان ہے عورت نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو خداتعالیٰ نے ایک چیز مانگی دی تھی پھر جب چاہا لے لی اسی کی چیز تھی یہ سنکر اس عالم کی آنکھیں سی کھل گئیں اور اس بات سے اسکو بڑا فائدہ پہنچا۔

فائدہ۔ دیکھو کیسی عورت تھی جس نے مرد کو تسلی دی اور مرد بھی کیسا عالم[1]۔ بیبیو تم کو بھی چاہیئے کہ مصیبت میں یہی سمجھا کرو، اور دوسروں کو بھی سمجھایا کرو۔

(۲۳) حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا ذکر

ان بی بی کا نام حنّہ ہے عمران ان کے میاں کا نام ہے جو والد ہیں حضرت مریم علیہا السلام کے انکو حمل رہا تو انہوں نے اللہ میاں کے منت مانی کہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اسکو مسجد کی خدمت کے لئے آزاد چھوڑ دوں گی یعنی دنیا کے کام اس سے نہ لوں گی ان کا گمان یہ تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا کیونکہ مسجد کی خدمت لڑکا ہی کر سکتا ہے، اس زمانہ میں ایسی منت درست تھی جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آیا تو لڑکی پیدا ہوئی افسوس سے کہا کہ اے اللہ یہ تو لڑکی ہوئی حکم ہوا کہ یہ لڑکی لڑکوں سے بھی اچھی ہوگی اور خدا نے اسکو قبول کیا غرض حضرت مریم ان کا نام رکھا اور انہوں نے ان کے لئے یہ دعا کی کہ انکو اور ان کی اولاد کو شیطان سے بچائیو[2] چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان سب بچوں کو پیدا ہوتے وقت چھیڑتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو نہیں چھیڑ سکا۔

فائدہ دیکھو ان کی پاک نیت کی کیسی برکت ہوئی کہ خدائے تعالیٰ نے کیسی پاک اولاد دی اور خدائے تعالیٰ نے ان کی دعا بھی قبول کی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی بڑی خاطر منظور تھی، بیبیو پاک نیت کی ایسی برکتیں ہوتی ہیں ہمیشہ اپنی نیت خالص رکھا کرو جو نیک کام کرو خدا کے واسطے کرو، تمہاری بھی اللہ میاں کے دربار میں قدر ہو جاوے گی۔

(۲۴) حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر

ان کے پیدا ہونے کا قصہ ابھی گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہو چکیں تو ان کی اماں اپنی منت کے موافق ان کو لے کر بیت المقدس کی

سلہ تجربہ ہے کہ ایسے موقع پر عورتوں کی نصیحت کارگر ہوتی ہے اگر چہ نصیحت کرنے والا [illegible] ہو ۱۲ مریم کے معنی عبادت گذار عورت کے ہیں ۱۲ حاشیہ سلہ ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شیطان [illegible] نہیں چھیڑا ۱۲ حاشیہ

کی مسجد میں پہنچیں اور وہاں کے رہنے والے بزرگوں سے کہا کہ یہ منت کی لڑکی ہے چونکہ یہ بڑے بزرگ خاندان کی تھیں سب نے چاہا کہ ہم لے کر پالیں ان میں حضرت زکریا علیہ السلام بھی تھے وہ حضرت مریم کے خالو ہوتے تھے یوں بھی ان کا حق زیادہ تھا مگر پھر بھی لوگوں نے ان سے جھگڑا کرنا شروع کیا جس فیصلہ پر سب راضی ہوئے تھے اس میں بھی یہی بڑھے رہے آخر حضرت زکریا علیہ السلام نے انکو لیکر پرورش کرنا شروع کیا ان کے بڑھنے کی یہ حالت تھی کہ اور بچوں سے کہیں زیادہ بڑھتی تھیں یہاں تک کہ تھوڑے دنوں میں سیانی معلوم ہونے لگیں اور ویسے بھی بچپن ہی سے اور زیادہ بزرگ اور ولی تھیں اللہ تعالیٰ نے انکو قرآن میں ولی فرمایا ہے اور ان کی کرامت بیان فرمائی ہے کہ بے فصل میوے غیب سے ان کے پاس آجاتے حضرت زکریا علیہ السلام پوچھتے کہ یہ کہاں سے آئے تو جواب دیتیں کہ اللہ میاں کے یہاں سے غرض ان کی ساری باتیں اچنبھے کی تھیں یہاں تک کہ جب جوان ہوئیں تو محض خدائے تعالیٰ کی قدرت سے بدون مرد کے ان کو حمل ہو گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر پیدا ہوئے، یہودیوں نے بے باپ کے[1] بچہ پیدا ہونے پر واہی تباہی بکنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہونے ہی کے زمانہ میں بولنے کی طاقت دی انہوں نے ایسی اچھی اچھی باتیں کیں کہ انصاف والوں کو معلوم ہو گیا کہ ان کی پیدائش خدا کی قدرت کا نمونہ ہے بیشک بے باپ کے پیدا ہوتے ہیں اور ان کی ماں پاک صاف ہیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بزرگی بیان فرمائی ہے کہ عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی بجز دو عورتوں کے ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ یہ مضمون حضرت آسیہ کے ذکر میں بھی آچکا ہے۔

فائدہ۔ دیکھو ان کی ماں نے ان کو خدا کے نام کر دیا تھا کیسی بزرگ ہوئیں اور خود اللہ کی تابعداری میں لگی رہتی تھیں جس سے ان کا درجہ بڑھا ہے۔ اس کی برکت سے خدا نے کیسی تہمت سے بچا لیا بیبیو خدا کی تابعداری کیا کرو سب آفتوں سے بچی رہو گی اور اپنی اولاد کو دین میں زیادہ لگایا کرو۔ دنیا کا بندہ مت بنایا کرو۔

(۲۵) حضرت زکریا علیہ السلام کی بی بی کا ذکر!

ان کا نام ایشاع ہے یہ حضرت حنّہ کی بہن اور حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم نے زکریا کی بی بی کو سنوار دیا ہے اسکا مطلب بعضے عالموں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے ان کی عادتیں خوب سنوار دیں حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام ان کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رشتے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ کے نواسے ہیں لہٰذا وہ بیٹے کی جگہ تھا اسی واسطے ہمارے پیغمبر علیہ السلام نے ایک کو دوسرے کی خالہ کا بیٹا فرما دیا ہے۔

سلہ لیکن کوئی تعجب کی بات نہیں تھی اسلئے کہ حضرت آدم تو حق تعالیٰ کی قدرت سے بغیر ماں باپ پیدا ہو گئے تھے پھر حضرت عیسیٰ کا بغیر والد پیدا ہونا کیا تعجب تھا [illegible] اس بات پر تو [illegible] ہیں مگر یہودی لوگ احمق اور شریر تھے ۱۲ حاشیہ

فائدہ۔ دیکھو اچھی عادت ایسی اچھی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف فرمائی بیبیو اپنی عادتیں اس طرح کی خوب سنوارو جس کا پورا بیان ساتویں حصہ میں اچھی طرح لکھ دیا ہے یہ جتنے قصے تھے پہلی امتوں کی نیک بیبیوں کے تھے اب تھوڑے سے اس امت کی نیک بیبیوں کے بھی سن لو۔

(۲۶) حضرت خدیجہؓ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱)

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بی بی ہیں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں ایک دفعہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدائے تعالیٰ کا سلام تمہارے پاس لائے ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام دنیا کی بیبیوں میں سب سے اچھی چار بیبیاں ہیں ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی، تیسری حضرت خدیجہؓ، چوتھی حضرت فاطمہؓ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کافروں کے برتاؤ سے پریشانی ہوتی آپ ان سے آکر فرماتے یہ کوئی ایسی تسلی کی بات کر دیتیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی جاتی رہتی اور آپ کو ان کا خیال ایسا تھا کہ بعد ان کے انتقال کے بھی کوئی بکری وغیرہ ذبح کرتے تو ان کی ساتھنوں سہیلیوں کو گوشت بھیجتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کا دو نکاح ہوا تھا ان کے پہلے شوہر کا نام ابوہالہ تمیمی ہے۔

فائدہ۔ اللہ اور رسول کے نزدیک ان کی قدر ایمان اور تابعداری سے تھی بیبیو تم بھی اس میں خوب کوشش رکھو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خاوند کی پریشانی میں اس کی دلجوئی اور تسلی کرنا نیک خصلت ہے اب بعضی عورتیں خاوند کے اچھے بھلے دل کو الٹا پریشان کر دیتی ہیں کبھی فرمائشیں کر کے کبھی تکرار کر کے اس عادت کو چھوڑ دو۔

(۲۷) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۲)

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں انہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو دے دیا تھا۔ اور حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھ کو یہ حرص نہیں ہوتی کہ میں بھی ایسی ہی ہوتی سوا حضرت سودہ کے ان کو دیکھ کر مجھ کو حرص ہوتی تھی کہ میں بھی ایسی ہی ہوتی جیسی یہ ہیں ان کے پہلے شوہر کا نام سکران بن عمرو تھا۔

فائدہ دیکھو حضرت سودہؓ کی ہمت کہ اپنی باری اپنی سوت کو دے دی آجکل خواہ مخواہ بھی سوت سے لڑائی اور حسد کیا کرتی ہیں اور دیکھو حضرت عائشہؓ کا انصاف کہ سوت کی تعریف کرتی ہیں آجکل جان جان کر اس پر عیب لگاتی ہیں بیبیو تم کو بھی ایسی ہی ہمت اور انصاف اختیار کرنا چاہیے۔

(۲۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۳)

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بی بی ہیں ان سے کنوارے پن میں حضرت کا نکاح ہوا ہے عالم، بہت بڑی تھیں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابیؓ ان سے مسئلے پوچھا کرتے تھے ایک بار ہمارے حضرت سے ایک صحابی نے پوچھا کہ سب سے زیادہ آپ کو کس کے ساتھ محبت ہے۔ فرمایا عائشہ کے ساتھ انہوں نے پوچھا اور مردوں میں فرمایا ان کے باپ یعنی حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ اور بھی ان کی بہت خوبیاں آئی ہیں۔

فائدہ۔ دیکھو ایک عورت تھیں جن سے بڑے بڑے عالم مسئلے دین کے پوچھتے تھے ایک اب ہیں کہ خود بھی عالموں سے پوچھنے کا یا دین کی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں بیبیو دین کا علم خوب محنت اور شوق سے سیکھو۔

(۲۹) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۴)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور حضرت عمرؓ کی بیٹی ہیں حضرت نے کسی بات پر ان کو ایک طلاق دے دی تھی جو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے کہنے پر آپ نے رجوع کر لیا حضرت جبرئیل نے یوں فرمایا کہ آپ حفصہؓ سے رجوع کر لیجئے کیونکہ وہ دن کو روزہ رکھتی ہیں راتوں کو جاگ کر عبادت بہت کرتی ہیں اور وہ بہشت میں آپ کی بی بی ہوں گی انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمرؓ کو وصیت کی تھی کہ میرا اتنا مال خیرات کر دینا اور کچھ زمین بھی انہوں نے وقف کی تھی اس کے بندوبست کے لئے بھی وصیت کی تھی ان کے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ تھا۔

فائدہ۔ دینداری کی برکت دیکھی کہ اللہ میاں کے یہاں سے طرفداری کی جاتی ہے فرشتے کے ہاتھ طرفداری کا حکم ہوتا ہے کہ اپنی طلاق کو لوٹا لو اور ان کی سخاوت دیکھو کہ اللہ کی راہ میں کس طرح خیرات کا بندوبست کیا اور زمین بھی وقف کی بیبیو دینداری اختیار کرو اور مال کی حرص اور محبت دل سے نکال ڈالو۔

(۳۰) حضرت زینبؓ خزیمہ کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر (۵)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں اور یہ ایسی سخی تھیں کہ غریبوں کی ماں کے نام سے مشہور تھیں ان کے پہلے شوہر کا نام عبداللہ بن جحش تھا فائدہ۔ دیکھو غریبوں کی خدمت کیسی بزرگی کی چیز ہے۔

(۳۲) حضرت زینبؓ جحش کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا ذکر (۷)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں حضرت زیدؓ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت نے اُنکو اپنا بیٹا بنایا تھا۔ پیغمبر صاحب کے رشتہ میں ہوتے تھے جب وہ جوان ہوئے حضرت کو اُن کی شادی کی فکر ہوئی۔ آپ نے انہی زینبؓ کے لئے اُن کے بھائی کو پیغام دیا یہ دونوں بھائی بہن حسب نسب میں حضرت زید کو برابر کا نہ سمجھتے تھے۔ اس واسطے اول انکار کیا مگر خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ پیغمبر کی تجویز کے بعد کسی مسلمان کو کوئی عذر نہ چاہیے دونوں نے منظور کر لیا اور نکاح ہو گیا مگر میاں بی بی میں کسی طرح نہ بنی نوبت یہاں تک پہنچی کہ حضرت زیدؓ نے طلاق دینے کا ارادہ کر لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر صلاح کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا اور سمجھایا مگر انداز سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ بے طلاق دیئے رہیں گے نہیں اسوقت آپ کو بہت سوچ ہوا کہ اوّل ہی ان دونوں بھائی بہنوں کا دل اس نکاح کو گوارا نہ کرتا تھا مگر ہمارے کہنے سے قبول کر لیا اب اگر طلاق ہو گئی تو وہ بھی دونوں بھائی بہن کی بات ہلکی ہو گی اور بہت دلشکنی ہو گی ان کی دلجوئی کی کیا تدبیر کی جائے آخر سوچنے سے یہ بات خیال میں آئی کہ اگر میں اپنے سے نکاح کروں تو بیشک ان کے آنسو پونچھ جاویں گے ورنہ اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی لیکن اسکے ساتھ ہی دنیا کی زبان کا بھی خیال تھا کہ بے ایمان لوگ طعنے ضرور دیں گے کہ بیٹے کی بی بی کو گھر میں ڈال لیا اگرچہ شرع سے منہ بولا بیٹا سچ مچ کا بیٹا نہیں ہو جاتا مگر لوگوں کی زبان کو کون پکڑے پھر ان میں بھی بے ایمان لوگ جن کو طعنہ دینے کے واسطے ذرا سا نکتہ بہت ہے۔ آپ اس سوچ بچار میں تھے اُدھر حضرت زیدؓ نے طلاق بھی دے دی عدت گذرنے کے بعد آپ کی زیادہ رائے اسی طرف ٹھہری کہ پیغام بھیجنا چاہیے چنانچہ آپ نے پیغام دیا۔ انہوں نے کہا میں اپنے پروردگار سے کہہ لوں اپنی عقل سے کچھ نہیں کرتی۔ ان کو جو منظور ہو گا آپ ہی سامان کر دیگا۔ یہ کہہ کر وضو کر کے مصلے پر پہنچ نماز میں لگ گئیں اور نماز کے بعد دعا کی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر دی کہ ہم نے ان کا نکاح آپ سے کر دیا آپ ان کے پاس تشریف لے آئے اور آیت سنا دی۔ وہ اور بیبیوں پر فخر کیا کرتیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا اور پہلے پہل جو پردے کا حکم ہوا ہے وہ ان ہی کی شادی میں ہوا اور بی بی بڑی سخی تھیں دستکار بھی تھیں اپنی دستکاری کی آمدنی سے خیرات کیا کرتیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سب بیبیوں نے مل کر ہمارے حضرت سے پوچھا کہ آپ کے بعد سب سے پہلے کون بی بی دنیا سے جا کر آپ سے ملے گی آپ نے فرمایا جسکے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے لمبے ہاتھ والا کہتے ہیں سخی کو مگر بیبیوں کی سمجھ میں نہ آیا وہ سمجھیں اسی ہاتھ کی لمبائی کو سب نے ایک لکڑی سے اپنے اپنے ہاتھ ناپنے

ہ یعنی پہلے ... [illegible]

شروع کیے تو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ نکلے حضرت سودہؓ کے مگر مریں سب سے پہلے حضرت زینبؓ اسوقت سمجھ میں آیا کہ اس کا یہ مطلب تھا غرض ان کی سخاوت اللہ و رسول کے نزدیک بھی مانی ہوئی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں نے حضرت زینبؓ سے اچھی کوئی عورت نہیں دیکھی، دین میں بڑی کامل، خدا سے بہت ڈرنے والی، بات کی بڑی سچی، رشتہ داروں سے بڑا سلوک کرنے والی، خیرات بہت کرنے والی، خیرات کرنے کے واسطے دستکاری میں بڑی محنتی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا کہ وہ بہت عاجزی رکھنے والی، خدا کے سامنے گڑگڑانے والی۔

فائدہ۔ بیبیو تم نے ان کی سخاوت کی نرمی اور دستکاری کی خوبی، اور ہر کام میں خدا سے رجوع کرنا دیکھا کبھی اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو ذلت مت سمجھنا ہنر پیشہ کو کبھی عیب مت جاننا۔

(۳۳) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۸)

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو ستایا اور مدینے جانے کا اسوقت تک حکم نہ ہوا تھا۔ اسوقت بہت سے مسلمان حبشہ کے ملک کو چلے گئے تھے وہاں کا بادشاہ جس کو نجاشی کہتے ہیں نصرانی مذہب رکھتا تھا، مسلمانوں کے جانے کے بعد وہ مسلمان ہو گیا غرض جو حبشہ گئے تھے ان ہی میں حضرت ام حبیبہؓ بھی تھیں یہ بیوہ ہو گئیں تو نجاشی بادشاہ نے ایک خواص جس کا نام ابرہہ تھا ان کے پاس بھیجی کہ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیغام دیتا ہوں انہوں نے منظور کیا اور انعام میں ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن اور کچھ انگوٹھی چھلے دیئے ان کے پہلے شوہر کا نام عبیداللہ بن جحش تھا۔

فائدہ۔ کیسی دیندار تھیں کہ دین کی حفاظت کیلئے گھر سے بے گھر ہوئیں آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت کے بدلے کیسی راحت اور کیسی عزت دی کہ حضرتؐ سے نکاح ہوا اور بادشاہ نے اس کا بندوبست کیا۔ بیبیو دین کا جب موقع آجاوے کبھی دنیا کے آرام کا، نام کا، یا مال کا، یا گھر بار کا لالچ مت کرنا سب چیزیں دین پر قربان ہیں۔

(۳۴) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۹)

یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں یہ ایک لڑائی میں جو بنی مصطلق کی لڑائی کے نام سے مشہور ہے کافروں کے شہر سے قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابی ثابت بن قیسؓ یا انکے کوئی چچا زاد بھائی تھے یہ ان کے حصے میں لگی تھیں انہوں نے اپنے قابض سے کہا کہ میں تم کو اتنا روپیہ دوں اور تم مجھ کو غلامی سے آزاد کر دو انہوں نے منظور کیا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہ کچھ مجھ کا سہارا لگائیں آپ نے ان کی دینداری اور غریبی پر رحم کھایا اور فرمایا کہ اگر تم کہو تو وہ روپیہ سب میں ادا کر دوں اور تم سے نکاح کر لوں

انہوں نے بھی جان سے قبول کر لیا۔ غرض نکاح ہو گیا جب لوگوں کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو اُن کے کنبے قبیلے کے اور بھی بہت قیدی جو دوسرے مسلمانوں کے قبضے میں تھے سب نے قیدیوں کو غلامی سے آزاد کر دیا کہ اب اُن کا ہمارے حضرت سے سسرالی رشتہ ہو گیا اب اُن کو غلام بنانا بے ادبی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ ہم کو ایسی کوئی عورت معلوم نہیں ہوئی کہ جس سے اسکی برادری کو اتنا بڑا فائدہ پہنچا ہو اُن کے پہلے خاوند کا نام مسافع بن صفوان تھا۔

فائدہ۔ دیکھو دینداری عجیب نعمت ہے کہ اسکی بدولت باوجود لونڈی ہونے کے حضرت کی بی بی بنیں۔ بیبیو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی عزت دار نہیں جب آپ نے لونڈی کو بی بی بنانا عیب نہیں سمجھا تو اگر کوئی گھٹیا جگہ کسی مصلحت سے نکاح کر لے یا پردیس سے کسی کو لے آئے تو تم بھی اسکو حقیر مت سمجھو یہ بہت برا مرض ہے اور گناہ بھی ہے دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم کا ادب کہ اس بی بی کی عزت کتنی بڑی کی اسکی برادری کی ذلت بھی گوارا نہیں کی آج کل کیسی جہالت ہے کہ خود ایسی بی بی کی بھی عزت نہیں کرتیں چاہے کیسی ہی دیندار ہو بھلا اسکی برادری کی تو کیا خاک عزت کرنے کی امید ہے۔

(۳۵) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱۱)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں ایک بہت بڑے حدیث کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ ان کا نکاح حضرت سے اس طرح ہوا ہے کہ انہوں نے یوں عرض کیا تھا کہ میں اپنی جان آپ کو بخشتی ہوں۔ یعنی بدون مہر کے آپ کے نکاح میں آنا منظور کرتی ہوں اور آپ نے قبول فرما لیا تھا۔ اس طرح کا نکاح خاص ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو درست تھا اور ایک بہت بڑے تفسیر کے جاننے والے عالم یوں کہتے ہیں کہ جس آیت میں ایسے نکاح کا حکم ہے وہ اول انہی بی بی کے لئے اتری ہے ان کے پہلے شوہر کا نام حویطب تھا۔ فائدہ۔ دیکھو کیسی دین کی عاشق بیبیاں تھیں کہ حضرت کی خدمت کو عبادت سمجھ کر مہر کی بھی پروا نہیں کی حالانکہ اس زمانہ میں مہر نقد ہی ملجایا کرتا تھا ہمارے زمانہ کی طرح قیامت یا موت کا اُدھار نہ تھا۔ بیبیو تم بھی دین ہی کو ہمیشہ اصل دولت سمجھو دنیا سے ایسی محبت مت کرو کہ اپنے وقت کو اپنے خیال کو اسی میں کھپا دو دولت ملے اسی کا دھندا ہے ملجائے تو دماغ باغ ہو جاتا ہے جیسے ثواب ہو جائے گناہ نہ ملے تو غم سوار ہو جائے شکایت کرنے لگو بد دعوت اول پر حسد کرنے لگو نیت ڈانواڈول کرنے لگو

(۳۶) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر! (۱۰)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہیں۔ خیبر ایک بستی ہے وہاں یہودیوں سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تھی یہ بی بی اس لڑائی میں قید ہو کر آئی تھیں اور ایک صحابی کے حصے میں لگ گئی تھیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مول لے کر آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا یہ بی بی حضرت ہارون پیغمبر علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور نہایت بردبار عقلمند خوبیوں کی بھری ہیں ان کی بردباری ایک قصہ سے معلوم ہوتی ہے کہ ان کی ایک لونڈی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھوٹ موٹ ان کی دو باتوں کی چغل کھائی ایک تو یہ کہ ان کو اب تک سنیچر کے دن سے محبت ہے۔ یہ دن یہودیوں میں بڑی تعظیم کا تھا مطلب یہ تھا کہ ان میں مسلمان ہو کر بھی اپنے پہلے مذہب یہودی ہونے کا اثر باقی ہے تو گویا یوں سمجھو کہ مسلمان پوری نہیں ہوئیں دوسری بات یہ کہی کہ یہ یہودیوں کو خوب دیتی لیتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صفیہ سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ پہلی بات تو بالکل جھوٹ ہے جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں اور جمعہ کا دن خدا تعالیٰ نے دے دیا ہے سنیچر سے دل کا لگاؤ بھی نہیں رہا۔ رہی دوسری بات وہ البتہ صحیح ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ لوگ میرے رشتہ دار ہیں اور رشتہ داروں سے سلوک کرنا شرع کے خلاف نہیں پھر اس لونڈی سے پوچھا کہ تجھ کو چغل کھانے کو کس نے کہا تھا۔ کہنے لگی شیطان نے آپ نے فرمایا جا تجھ کو غلامی سے آزاد کیا۔ ان کے پہلے شوہر کا نام کنانہ بن ابی الحقیق تھا۔

فائدہ۔ بیبیو دیکھو بردباری اسے کہتے ہیں تم کو بھی چاہیئے کہ اپنی باندی نوکر چاکر کی خطا اور قصور معاف کر دیا کرو بات بات میں بدلہ لینا کم حوصلگی ہے اور دیکھو کیسی سچی تھیں کہ جو بات سچی تھی صاف کہدی اسکو بنایا نہیں جیسے آجکل بعضوں کی عادت ہے کہ کبھی اپنے ذمہ بات نہیں آنے دیتیں ہیر پھیر کر کے اپنے کو الزام سے بچاتی ہیں بات کا بنانا بھی بڑی بات ہے۔

(۳۷) حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱۲)

یہ ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت محبت تھی ان کا نکاح حضرت ابو العاص خالہ زاد بھائی سے ہوا تھا جب یہ مسلمان ہو گئیں اور شوہر نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو ان سے علاقہ قطع کر کے انہوں نے مدینہ کو ہجرت کی تھوڑے دنوں پیچھے ان کے شوہر بھی مسلمان ہو کر مدینہ آ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہی سے نکاح کر دیا اور وہ بھی ان کو بہت چاہتے تھے جب ہجرت کر کے مدینہ چلی تھیں رستے میں ایک واقعہ ہوا کہ کئی کافر ان کے پیچھے لگ گئے ان میں سے ایک نے ان کو دھکیل دیا یہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور ان کو حمل تھا وہ بھی جاتا رہا اور اس قدر صدمہ پہنچا کہ مرتے دم تک اچھی نہ ہوئیں آخر اسی میں انتقال کیا۔

[illegible]

فائدہ۔ دیکھو کیسی ہمت اور دینداری کی بات ہے کہ دین کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا خاوند کو چھوڑ دیا کافروں کے ہاتھ سے کیسی تکلیف اٹھائی کہ اسی میں جان گئی مگر دین پر قائم رہیں بیبیو دین کے سامنے سب چیزوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اگر تکلیف پہنچے ہوگو جھیلو اگر خاوند بددین ہو کبھی اس کا ساتھ مت دو۔

(۳۸) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱۳)

یہ بھی ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا جو ابولہب کافر کا بیٹا ہے جس کی برائی قرآن میں آئی ہے جب دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور باپ کے کہنے سے اس نے ان بی بی کو چھوڑ دیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا جب ہمارے حضرت بدر کی لڑائی میں چلے ہیں اس وقت یہ بیمار تھیں اور آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کی خبر لینے کے واسطے مدینہ چھوڑ گئے تھے اور فرمایا تھا کہ تم کو بھی جہاد والوں کے برابر ثواب ملے گا اور جہاد والوں کے ساتھ ان کا حصہ بھی لگایا جس روز لڑائی فتح کر کے مدینہ میں آئے ہیں اسی روز ان کا انتقال ہو گیا۔

فائدہ۔ دیکھو ان کی کیسی بزرگی ہے کہ ان کی خدمت کرنے کا ثواب جہاد کے برابر ٹھہرا۔ یہ بزرگی ان کے دیندار ہونے کی وجہ سے ہے بیبیو اپنے دین کو پکا کرنے کا خیال ہر وقت رکھو کوئی گناہ نہ ہونے پاوے اس سے دین میں کمزوری آجاتی ہے۔

(۳۹) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱۴)

یہ بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں ان کا پہلا نکاح عتیبہ سے ہوا تھا جو اسی کافر ابولہب کا دوسرا بیٹا ہے ابھی رخصت نہ ہونے پائی تھی کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری مل گئی وہ دونوں باپ بیٹے مسلمان نہ ہوئے اور اس نے بھی باپ کے کہنے سے ان بی بی کو چھوڑ دیا جب ان کی بہن حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا تو ان کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہو گیا اور جب حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا اتفاق سے اسی زمانہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی بیوہ ہو گئی تھیں ان کے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح حضرت عثمان سے کرنا چاہا مگر کچھ بات طے نہ ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ حفصہ کو تو عثمان رضی اللہ عنہ سے اچھا خاوند بتلاتا ہوں اور عثمان کو حفصہ سے اچھی بی بی بتلاتا ہوں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہ سے نکاح کر لیا اور حضرت عثمان کا حضرت ام کلثوم سے کر دیا۔

فائدہ۔ آپ نے ان کو اچھا کہا اور پیغمبر کسی کو اچھا کہیں یہ ایمان کی بدولت ہے بیبیو ایمان اور دین درست رکھو۔

(۴۰) حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ذکر (۱۵)

یہ عمر میں سب بہنوں سے چھوٹی اور رتبہ میں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی جان کا ٹکڑا فرمایا ہے اور ان کو سارے جہان کی عورتوں کا سردار فرمایا ہے اور یوں بھی فرمایا ہے کہ جس بات سے فاطمہ کو رنج ہوتا ہے اس سے مجھ کو بھی رنج ہوتا ہے اور جس بیماری میں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی ہے اس بیماری میں آپ نے سب سے پوشیدہ صرف انہی کو اپنی وفات نزدیک ہو جانے کی خبر دی تھی جس پر یہ رونے لگیں آپ نے پھر ان کے کان میں فرمایا کہ تم رنج مت کرو ایک تو سب سے پہلے تم میرے پاس چلی آؤ گی دوسرے جنت میں سب بیبیوں کی سردار ہو گی یہ سنکر ہنسنے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے کتنا ہی پوچھا کہ یہ کیا بات تھی انہوں نے حضرت کی وفات کے بعد یہ بھید بتلایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا ہے اور بھی حدیثوں میں ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔

فائدہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ساری محبت اور خصوصیت اسلئے تھی کہ یہ دیندار اور صابر شاکر سب سے زیادہ تھیں بیبیو دین اور صبر اور شکر کا اختیار کرو تم بھی خدا اور رسول کی پیاری بن جاؤ۔

فائدہ۔ جہاں سب سے پہلے پہل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حال آیا ہے وہاں بھی ان سب بیبیوں اور سب بیٹیوں کے نام آچکے ہیں۔

فائدہ۔ بیبیو ایک اور بات سوچنے کی ہے تم نے حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کا حال پڑھا ہے اس سے تم کو یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ بیبیوں میں بجز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سب بیبیوں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرا نکاح ہوا ہے اور بیٹیوں میں بجز حضرت زینب اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے باقی دو کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دوسرا نکاح ہوا ہے یہ بارہ بیبیاں وہ ہیں کہ دنیا میں کوئی عورت عزت اور رتبے میں ان کے برابر نہیں اگر دوسرا نکاح کوئی عیب کی بات ہوتی تو یہ بیبیاں تو یہ کیا عیب کی بات کرتیں افسوس ہے کہ بعضے کم سمجھ آدمی اسکو عیب سمجھتے ہیں بھلا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی بات کو عیب اور بے غیرتی سمجھتا یہاں کہاں کا ایمان ہے کیسے مسلمان ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو عیب اور کافروں کے طریقہ کو عزت کی بات سمجھیں کیونکہ ہر بیوہ عورت کو بٹھلائے رکھنے کا خاص ہندوستان کے کافروں کا ہے اور بھی سوچو تم سے پہلے وقتوں کی بیواؤں میں بڑا فرق ہے کہ پہلے کی بیواؤں میں جہالت تو تھی مگر اپنی آبرو کی بڑی حفاظت کرتی تھیں اپنے نفس کو مار دیتی تھیں ان سے کوئی بات اونچ نیچ کی بہت کم ہوتی تھی اور اب کے بیواؤں کو سہاگنوں سے زیادہ بناؤ سنگار کا حوصلہ ہوتا ہے اسلئے بہت جگہ ایسی نازک باتیں ہونے لگی ہیں کہ کہنے کے لائق نہیں اب تو بالکل بیوہ کے بٹھلانے کا زمانہ نہیں ہے کیونکہ نہ عورتوں میں پہلی سی شرم و حیا رہی اور نہ مردوں کی

۱۵ [illegible] کہ دوسرا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بظاہر اسی وجہ سے آپ نے پوشیدہ فرمایا تھا اور بعد وفات شریف پوشیدہ رکھنے کی وجہ باقی نہ رہی اس واسطے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ظاہر کر دیا ۱۲ منہ

پہلی سی خیرت اور مدداوں کا بڑا پاکا شتے اور طرح طرح سے اُن کے کھانے کپڑے کی خبر لینے کا خیال رہا۔ اب تو قبول کر و پڑ کو بھلانا نہ چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سمجھ اور توفیق دیں۔ پہلی امتوں کی بیبیوں کے بعد یہاں تک حضرت کی گیارہ بیبیوں اور چار بیٹیوں کل پندرہ بیبیوں کا ذکر ہوا۔ آگے اور ایسی بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرتؐ کے وقت میں تھیں ان میں بعضوں کو حضرت سے خاص خاص تعلق بھی ہیں۔

(۴۱) حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا ذکر (۱)

ان بی بی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف شہر پر جہاد کیا ہے اس زمانہ میں یہ بی بی اپنے شوہر اور بیٹے کو لے کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تھیں آپ نے بہت تعظیم کی اور اپنی چادر بچھا کر اس پر انکو بٹھلا دیا اور وہ سب مسلمان ہوگئے۔

فائدہ۔ دیکھو باوجودیکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا بڑا علاقہ تھا۔ مگر یہ جان گئیں کہ بدون دین و ایمان کے فقط اس علاقہ سے بخشش نہ ہوگی اسلئے آکر دین قبول کیا بیبیو تم اس بھروسہ مت رہنا کہ ہم فلانے پیر کی اولاد میں ہیں یا ہمارا فلاں بیٹا یا پوتا عالم حافظ ہے یہ لوگ ہم کو بخشوا لیں گے۔ یاد رکھو اگر تمہارے پاس خود بھی دین ہے تو یہ لوگ بھی کچھ اللہ میاں سے تمہارے واسطے کہہ سن سکتے ہیں نہیں تو ایسے علاقے کچھ بھی کام نہ آویں گے۔

(۴۲) حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر (۲)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اُن کے پاس ملنے جایا کرتے ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے ایک پیالے میں کوئی پینے کی چیز یعنی شربت لا کر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت جی نہ چاہتا تھا یا آپکا روزہ تھا آپ نے عذر کر دیا جو نکہ پالنے رکھنے کا انکو ناز تھا ضد باندھ کر کھڑی ہوگئیں اور بے جھجک کہہ رہی تھیں پینا پڑے گا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذرا بھی غصہ نہ کرتے کہ میری حقیقی ماں کے بعد ام ایمن میری ماں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی کبھی کبھی اُن کی زیارت کو جایا کرتے انکو دیکھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے رونے لگتیں وہ دونوں صاحب بھی رونے لگتے۔

فائدہ دیکھو کیسی بزرگی کی بات ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس جاویں ایسے بڑے بڑے صحابہ اُن کی ملاقات کو دیں یہ بزرگی اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور دین میں کامل تھیں۔ بیبیو اب حضرت

ـــــــــ

لہ از حیاۃ شب القصص ۱۲ ـ ۲ مسلم وراوی ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت یہی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت کرو اور عورتوں کو نیک باتیں بتلاؤ ان کو دین سکھاؤ اپنی اولاد کو نیکی کی تعلیم دو اور خود بھی دین میں مضبوط رہو انشاء اللہ تعالیٰ تم کو بھی بزرگی کا حصہ مل جاوے گا اور زیارت سے یہ مت سمجھ جانا کہ سب زیارت کرنے والوں کے سامنے بے پردہ ہو جاتی ہوں گی کسی کے پاس ارادہ کر کے جانا اور پاس بیٹھنا اگرچہ درمیان میں پردہ بھی ہوا اور آپس میں باتیں کہنا سننا بس یہی زیارت ہے۔

(۴۳) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ذکر (۳)

یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہؓ ہیں اور ایک صحابیؓ ہیں ابو طلحہ اُن کی یہ بیوی ہیں وہ ایک صحابی ہیں حضرت انسؓ جو ہمارے حضرتؐ کے خاص خدمت گذار ہیں اُن کی یہ ماں ہیں وہ ایک طرح سے ہمارے حضرتؐ کی خالہ ہیں اور ان کے ایک بھائی تھے صحابیؓ وہ ایک لڑائی میں حضرتؐ کے ساتھ شہید ہوگئے تھے ان سب باتوں کے سبب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بہت خاطر کرتے تھے اور کبھی کبھی اُن کے گھر تشریف لیجایا کرتے اور حضرت نے ان کو جنت میں بھی دیکھا تھا اور اُن کا ایک عجیب قصہ آیا ہے کہ ان کا ایک بچہ تھا وہ بیمار ہو گیا۔ وہ ایک دن مر گیا رات کا وقت تھا اب اُن کا صبر دیکھو یہ خیال کیا کہ اگر خاوند کو خبر کروں گی ساری رات بے چین ہوں گے کھانا دانہ نہ کھاویں گے بس چپ ہو کر بیٹھ رہیں آئے خاوند اور پوچھا بچہ کیسا ہے کہنے لگیں آرام سے ہے اور جھوٹ بھی نہیں کہا مسلمان کے واسطے اس سے بڑھ کر کیا آرام ہوگا کہ اپنے اصل ٹھکانے چلا جاوے اور بچے نہیں غرض اُن کے سامنے کھانا لا کر رکھا انہوں نے کھانا کھایا پھر انکو ان کی طرف خواہش ہوئی خدا کی بندی نے اس سے بھی عذر نہیں کیا جب ساری باتوں سے فراغت ہو چکی تو خاوند سے پوچھتی ہیں کہ اگر کوئی کسی کو مانگی چیز دے اور پھر اپنی چیز مانگنے لگے تو انکار کرنے کا کچھ حق حاصل ہے انہوں نے کہا نہیں کہنے لگیں تو پھر بچہ کو صبر کرو وہ بڑے خفا ہوئے کہ مجھ کو جب ہی کیوں نہ خبر کی انہوں نے یہ سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر بیان کیا، آپ نے اُن کے لئے دعا کی خدا کی قدرت اسی رات حمل رہ گیا اور بچہ پیدا ہوا عبد اللہ اسکا نام رکھا گیا اور یہ عبد اللہ عالم ہوئے اور انکی اولاد میں بڑے بڑے عالم ہوئے۔

فائدہ۔ بیبیو صبر ان سے سیکھو اور خاوند کو آرام پہنچانے کا سبق ان سے لو اور یہ جو مانگی ہوئی چیز کی مثال دی کیسی اچھی اور سچی بات ہے اگر یہی اتنی بات سمجھ لے تو کبھی بے صبری نہ کرے دیکھو اس صبر کی برکت کہ اللہ میاں نے اس بچے کا عوض کتنی جلدی دے دیا اور کیسا برکت کا عوض دیا جس کی نسل میں عالم فاضل ہوئے۔

(۴۴۴) حضرت ام حرام کا ذکر (۴)

یہ بھی صحابیہ ہیں اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جن کا ذکر ابھی گذرا ہے ان کی بہن ہیں یہ بھی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی طرح خالہ ہیں ان کے یہاں بھی حضرت تشریف لیجایا کرتے تھے ایک بار آپ نے ان کے گھر کھانا کھایا پھر ذرا سا آنکھ لگی سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے انہوں نے وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت خواب میں اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا کہ جہاد کے لئے جہاز میں سوار ہوئے جا رہے ہیں اور سامان لباس میں امیر اور بادشاہ معلوم ہوتے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھ کو ان میں سے کر دے آپ نے دعا فرما دی پھر آپ کو نیند آ گئی تو اسی طرح پھر ہنستے ہوئے اٹھے اور اسی طرح کا خواب پھر بیان کیا کہ اس خواب میں اسی طرح کے اور آدمی نظر آئے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کر دیجئے اللہ تعالیٰ مجھ کو ان میں سے کر دے آپ نے فرمایا کہ تم پہلوں میں سے ہو چنانچہ ان کے شوہر جن کا نام عبادہ تھا دریا کے سفر کے جہاد میں گئے یہ بھی ساتھ گئیں جب دریا سے اتری ہیں یہ کسی جانور پر سوار ہونے لگیں اس نے شوخی کی یہ گر گئیں اور جان بحق ہو گئیں۔

فائدہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہو گئی کیونکہ جب تک لوٹ کر نہ آوے وہ سفر جہاد ہی کا رہتا ہے اور جہاد کے سفر میں جا کے کسی مر جاوے اس میں شہیدی کا ثواب ملتا ہے دیکھو کیسی دیندار تھیں کہ ثواب حاصل کرنے کے شوق میں جان کی بھی محبت نہیں کی خود دعا کرائی کہ مجھ کو یہ دولت ملے بیبیو تم بھی اس کا خیال رکھو اور دین کا کام کرنے میں اگر تھوڑی بہت تکلیف ہو گئے اس سے گھبرایا مت کرو۔ آخر ثواب بھی تو تم ہی لوگی۔

(۴۴۵) حضرت ام عبدؓ کا ذکر (۵)

ایک صحابی ہیں بہت بڑے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ یہ بی بی ان کی ماں ہیں اور خود بھی صحابیہ ہیں ان کو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کاموں میں ایسا دخل تھا کہ دیکھنے والے یوں سمجھتے تھے کہ یہ بھی گھر والوں ہی میں ہیں۔

فائدہ۔ اس قدر خصوصیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے گھر میں یہ فقط دین کی بدولت تھی بیبیو اگر دین کو سنوار لوگی تو تم کو بھی قیامت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی نصیب ہو گی۔

(۴۴۶) حضرت ابوذر غفاری کی والدہ کا ذکر (۶)

یہ ایک صحابی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر مشہور ہوئی اور کافروں نے جھٹلایا تو یہ بزرگ چپکے سے

مکہ میں اس بات کی تحقیق کرنے کو آئے تھے یہاں کا حال دیکھ بھال کر مسلمان ہو گئے جب لوٹ کر اپنے گھر گئے ان کی ماں نے یہ قصہ سنا کہنے لگیں مجھ کو تمہارے دین سے کوئی انکار نہیں میں بھی مسلمان ہوتی ہوں۔

فائدہ۔ دیکھو طبیعت کی پاکی یہ ہے کہ جب سچی بات معلوم ہو گئی اس کے ماننے میں باپ دادا کے طریقہ کا خیال نہیں کیا بیبیو تم کو بھی جب شرع کی بات معلوم ہو جایا کرے اس کے مقابلہ میں خاندانی رسموں کا ہرگز مت لیا کرو بس خوشی خوشی دین کی بات مان لیا کرو اور اسی کو برتا کرو۔

(۴۴۷) حضرت ابوہریرہ کی والدہ کا ذکر (۷)

یہ ایک صحابی ہیں اپنی ماں کو دین قبول کرنے کے واسطے سمجھایا کرتے ایک دفعہ ماں نے دین یا ان کو کوئی ایسی بات کہہ دی ان کو بڑا صدمہ ہوا یہ روتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضرت میری ماں کے واسطے دعا کیجئے اللہ اس کو ہدایت کرے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر یہ خوش خوش گھر پہنچے تو دروازہ بند تھا اور پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی جیسے کوئی نہاتا ہو ان کے آنے کی آہٹ سن کر ماں نے پکار کر کہا کہ وہاں ہی رہیو نہا دھو کر کواڑ کھولے اور کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ان کا مارے خوشی کے یہ حال ہو گیا کہ بے اختیار رونا شروع کیا اور اسی حال جا کر سارا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ میاں سے دعا کیجئے کہ مسلمانوں سے ہم ماں بیٹوں کو محبت ہو جاوے اور مسلمانوں کو ہم دونوں سے محبت ہو جاوے آپ نے دعا فرما دی۔

فائدہ۔ دیکھو نیک اولاد سے کتنا بڑا فائدہ ہے بیبیو اپنے بچوں کو بھی دین کا علم سکھاؤ ان سے تمہارا دین بھی سنورے گا۔

(۴۴۸) حضرت اسماء بنت عمیس کا ذکر (۸)

یہ بی بی صحابی ہیں جب مکہ میں کافروں نے مسلمانوں کو بہت ستایا اس وقت بہت مسلمان ملک حبشہ کو چلے گئے تھے ان میں یہ بھی تھیں پھر جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو وہ سب مسلمان مدینہ آ گئے تھے ان میں یہ بھی تھیں آپ نے ان کو خوشخبری دی تھی کہ تم نے دو ہجرتیں کی ہیں تم کو بہت ثواب ہو گا۔

فائدہ۔ دیکھو دین کے واسطے کس طرح گھر سے بے گھر ہوئیں تب یہ ثواب لوٹے بیبیو اگر دین کے واسطے کچھ محنت اٹھانا پڑے تو ہمت مت ہارو۔

(۴۴۹) حضرت حذیفہؓ کی والدہ کا ذکر (۹)

حضرت حذیفہؓ صحابی ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ایک بار مجھ سے پوچھا تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے

جیسے کیسے دن گزرے میں نے بتلایا اتنے دن ہوئے مجھ کو برا بھلا کہا میں نے کہا اب جاؤں گا اور مغرب آپ ہی کے ساتھ پڑھوں گا اور آپ سے عرض کروں گا کہ میرے لئے اور تمہارے لئے بخشش کی دعا کریں چنانچہ میں گیا اور مغرب پڑھی عشاء پڑھی جب عشاء پڑھ کر آپ چلے میں ساتھ ہو لیا۔ میری آواز سنکر فرمایا حذیفہ ہے میں نے کہا جی ہاں فرمایا کیا کام ہے اللہ تعالیٰ تمہاری ماں کی بخشش کریں۔

فائدہ ۔ دیکھو کیسی اچھی بی بی تھیں اپنی اولاد کے لئے ان باتوں کا بھی خیال رکھتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے یا نہیں بیبیو تم بھی اپنی اولاد کو تاکید کیا کرو کہ بزرگوں کے پاس جا کر بیٹھا کریں ان سے دین کی باتیں سیکھا کریں ان کی صحبت کی برکت حاصل کریں۔

(۵۰) حضرت فاطمہ بنت خطاب کا ذکر (۱۰)

یہ حضرت عمرؓ کی بہن ہیں حضرت عمرؓ سے پہلے مسلمان ہو چکی ہیں اور ان کے خاوند بھی سعید بن زید مسلمان ہو چکے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے یہ دونوں حضرت عمرؓ کے ڈر کے مارے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے، ایک دن ان کے قرآن پڑھنے کی آواز حضرت عمرؓ نے سن لی اور ان دونوں کے ساتھ بڑی سختی کی لیکن ہونی تو بھلا مڑتی تھی ہمت ان بی بی کی دیکھو کہا کہ بیشک ہم مسلمان ہیں اور قرآن پڑھ رہے تھے جو چاہے سو کرو چاہے چھوڑو حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو بھی قرآن دکھلاؤ بہن نے قرآن دکھلایا تھا اور اس کا سننا تھا فوراً ایمان کا نور ان کے دل میں داخل ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

فائدہ ۔ بیبیو تم کو بھی دین اور شرع کی باتوں میں ایسی ہی مضبوط ہونا چاہئے یہ نہیں کہ ذرا سے روپیہ کے واسطے شرع کے خلاف کر لیا برادری کنبے کے خیال سے شرع کے خلاف رسمیں کر لیں اور جو بات بھی شرع کے خلاف ہو کسی طرح اس کے پاس مت جاؤ۔

(۵۱) ایک انصاری عورت کا ذکر (۱۱)

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کی لڑائی میں ایک انصاری بی بی کا خاوند اور باپ بھائی سب شہید ہو گئے جب اس نے سنا تو اول یہ پوچھا کہ یہ بتلاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں لوگوں نے کہا خیریت سے ہیں، کہنے لگیں جب آپ صحیح سالم ہیں پھر کسی کا کیا غم۔

فائدہ ۔ سبحان اللہ حضرت کے ساتھ کیسی محبت تھی بیبیو اگر تم کو حضرت کے ساتھ محبت کرنی منظور ہے تو آپ کی شرع کی پوری پوری پیروی کرو، اس سے محبت ہو جائے گی اور محبت کی وجہ سے بہشت میں حضرت کے پاس درجہ ملے گا۔

(۵۲) حضرت ام فضل لبابہ بنت حارث کا ذکر (۱۲)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی ہیں اور حضرت عباسؓ کی بی بی اور عبداللہ بن عباس کی ماں ہیں قرآن میں جو آیا ہے کہ مسلمان کافروں کے ملک میں رہنے سے خدا کی عبادت نہ کر سکے اسکو چاہئے کہ اس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور جا بسے اگر ایسا نہ کرے گا تو اسکو بہت گناہ ہوگا البتہ بچے اور عورتیں جن کو دوسری جگہ کا رستہ معلوم نہ ہو اور مجبور ہیں تو وہ معاف ہیں تو حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان ہی کم ہمتوں میں میں اور میری ماں ہیں وہ عورت تھیں اور میں بچہ تھا۔

فائدہ ۔ دیکھو یہ ان کی نیت کی خوبی تھی کہ دل سے کافروں میں رہنا پسند نہ تھا لیکن لاچار تھیں تو اس واسطے اللہ میاں کی ان پر رحمت ہوئی کہ گناہ سے بچا لیا، بیبیو تم بھی دل سے ہمیشہ دین کے موافق عمل کرنے کی نیت کیا کرو پھر تمہاری لاچاری کے معاف ہو سکتی ہے اور جو دل ہی سے دین کی بات کا ارادہ نہ کیا تو پھر گناہ سے نہیں بچ سکتیں۔

(۵۳) حضرت ام سلیط کا ذکر (۱۳)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ مدینہ کی بیبیوں کو کچھ چادریں تقسیم کر رہے تھے ایک چادر رہ گئی آپ نے لوگوں سے صلاح پوچھی کہ بتلاؤ کس کو دوں، لوگوں نے کہا حضرت علی کی بیٹی ام کلثوم جو آپ کے نکاح میں ہیں ان کو دے دیجئے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ام سلیط کا حق ہے یہ بی بی انصار میں کی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ احد کی لڑائی میں ان کا حال یہ تھا ہماری مشکیں بھر بھر کر لاتی تھیں مسلمانوں کے پینے کی نے کے واسطے اسی طرح ایک بی بی تھیں خولہ، وہ تو لڑائی میں تلوار لے کر لڑتی تھیں۔

فائدہ ۔ دیکھو خدا کے کام میں کیسی ہمت کی تھی جب ہی تو حضرت عمرؓ نے اتنی قدر کی۔ اب کم ہمتوں کا یہ حال ہے کہ نماز بھی پانچ وقت کی ٹھیک نہیں پڑھی جاتی۔

(۵۴) حضرت ہالہ بنت خویلد کا ذکر (۱۴)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت خدیجہؓ کی بہن ہیں یہ ایک بار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دروازے سے باہر کھڑے ہو کر آنے کی اجازت چاہی چونکہ آواز اپنی بہن کی سی تھی اس واسطے آپ حضرت خدیجہؓ کا خیال آ کر چونک سے گئے فرمانے لگے اے اللہ یہ ہالہ ہو۔

فائدہ ۔ اس دعا سے معلوم ہوا کہ آپ کو ان سے محبت تھی یوں تو سالی کا رشتہ بھی ہے مگر بڑی وجہ آپ کی محبت کی صرف

دینداری ہے۔ بیبیو دیندار بن جاؤ تم کو بھی اللہ اور رسول چاہنے لگیں۔

(۵۵) حضرت ہند بنت عتبہ کا ذکر (۱۵)

حضرت معاویہؓ جو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ہیں یہ اُن کی ماں ہیں، اُنہوں نے ایک بار ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مسلمان ہونے سے پہلے میرا یہ حال تھا کہ آپ سے زیادہ کسی کی ذلت نہ چاہتی تھی اور یہ حال ہے کہ آپ سے زیادہ کسی کی عزت نہیں چاہتی آپ نے فرمایا میرا بھی یہی حال ہے۔

فائدہ۔ اس سے ایک تو اُن کا سچا ہونا معلوم ہوا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو محبت تھی اور حضرتؐ کو اُن کے ساتھ محبت تھی۔ بیبیو تم بھی سچ بولا کرو، اور حضرتؐ سے محبت رکھو اور ایسے کام کرو کہ حضرتؐ کو تم سے محبت ہو جاوے۔

(۵۶) حضرت اُم خالد کا ذکر (۱۶)

جب لوگ حبشہ کو ہجرت کر کے گئے تھے، اُن میں یہ بھی تھیں اس زمانہ میں بچی تھیں وہاں سے لوٹ کر جب مدینہ کو آئیں تو اپنے باپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ بھی ساتھ آئیں ایک زرد کرتہ پہنے ہوئے تھیں آپ کے پاس ایک چھوٹی سی چادر بوٹے دار رکھی تھی آپ نے اُن کو اڑھا دی اور فرمایا بڑی اچھی ہے بڑی اچھی ہے پھر یہ دعا کی کہ گھس گھس پرانی ہو، اس دعا کا مطلب ہوتا ہے کہ تمہاری بڑی عمر ہو۔ لوگوں کا بیان ہے کہ جتنی عمر اُن کی ہوئی ہم نے کسی عورت کی نہیں سنی لوگوں میں چرچا ہوا کرتا تھا کہ فلانی بی بی کی اتنی زیادہ عمر ہے۔ یہ بچی تو تھیں ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت سے کھیلنے لگیں باپ نے ڈانٹا، آپ نے فرمایا اسے کھیلنے دو کیا ڈر ہے۔

فائدہ۔ بڑی خوش قسمت تھیں بیبیو دین کی چادر ہی نبی کی چادر ہے جیسا کہ قرآن میں پرہیزگاری کو لباس فرمایا ہے اگر اس دولت کو لینا چاہتی ہو تو دین اور پرہیزگاری اختیار کرو۔

(۵۷) حضرت صفیہؓ کا ذکر (۱۷)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ جنگ اُحد کی لڑائی میں شہید ہو گئے آپ نے یہ فرمایا کہ مجھکو صفیہؓ کے صدمہ کا خیال ہے ورنہ حمزہؓ کو دفن نہ کرتا، درندے کھا جاتے اور قیامت میں درندوں کے پیٹ میں سے ان کا حشر ہوتا۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو ان کا بہت خیال تھا کہ اپنے ارادے کو اُن کی خاطر سے چھوڑ دیا۔ بیبیو یہ خیال اُن کی دینداری کی وجہ سے تھا تم بھی دیندار بنو تا کہ تم بھی اس لائق ہو جاؤ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بھی راضی رہیں۔

(۵۸) حضرت ابو الہیثم کی بی بی کا ذکر (۱۸)

یہ ایک صحابی ہیں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن کے حال پر ایسی مہربانی تھی کہ ایک بار آپ پر فاقہ تھا جب بھوک کی بہت شدت ہوئی آپ اُن کے گھر بے تکلف تشریف لے گئے میاں گھر تھے نہیں میٹھا پانی لینے گئے تھے ان بی بی نے آپ کی بہت خاطر کی پھر میاں بھی آگئے تھے وہ اور بھی زیادہ خوش ہوئے اور سامان دعوت کیا۔

فائدہ۔ اگر ان بی بی کے اخلاص پر آپ کا اطمینان نہ ہوتا تو جیسے میاں گھر نہ تھے آپ لوٹ آتے معلوم ہوا کہ آپ جانتے تھے کہ یہ بھی خوب خوش ہیں کسی کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خوش ہونا اور پیغمبر کا کسی کو اچھا سمجھنا یہ تھوڑی بزرگی نہیں ہے۔ بیبیو حضرت اس وقت مہمان تھے تم بھی مہمانوں کے آنے سے خوش ہوا کرو تنگ دل مت ہوا کرو۔

(۵۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر کا ذکر (۱۹)

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت عائشہؓ کی بہن ہیں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ کو چلے ہیں جس تھیلی میں ناشتہ تھا اسکے باندھنے کو کوئی چیز نہ ملی انہوں نے فوراً اپنا کمر بند بیچ سے چیر ڈالا ایک ٹکڑا کمر بند کا دوسرے ٹکڑے سے ناشتہ باندھ دیا۔ فائدہ۔ ایسی محبت بڑی دیندار کو ہوتی ہے کہ اپنے ایسے کام کی چیز آپ کے آرام کے لئے ناقص کر دی۔ بیبیو دین کی محبت ایسی ہی چاہیئے کہ اسکے سنوارنے میں اگر دنیا بگڑ جائے کچھ پرواہ نہ کریں۔

(۶۰) حضرت اُم رومان کا ذکر (۲۰)

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماں ہیں حضرت عائشہؓ پر ایک منافق نے تہمت نکالی تھی جس میں بعضے بھولے سیدھے مسلمان بھی شامل ہو گئے تھے اور حضرت بھی اُن سے کچھ چپ چپ ہو گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی پاکی قرآن شریف میں اتاری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھ کر سنائیں اس وقت حضرت اُم رومان نے حضرت عائشہؓ کو کہا اُٹھو اور حضرت کی شکر گذاری کرو، وہ اس سے پہلے بھی حالانکہ اُن کو ایک شک کا بڑا صدمہ رہا تھا مگر کیا ممکن ہے کہ کوئی ذرا سی بات بھی ایسی کہی ہو جس سے حضرت کی شکایت ٹپکتی ہو

فائدہ۔ عورتوں سے ایسا تحمل اور ضبط بہت تعجب کی بات ہے ورنہ ایسے وقت میں کچھ نہ کچھ منہ سے نکل ہی جاتا ہے بلکہ یہی کہہ دیتیں کہ افسوس میری بیٹی سے بے وجہ کھنچ گئے خاص کر جب پاکی ثابت ہو گئی اس وقت تو ضرور کچھ نہ کچھ غصہ اور رنج ہوتا کہ ایسی پاک پر شبہ تھا، رنج و تکرار کے وقت بیٹی کو جلدی سے مت دیا کرو اسکی طرف ہو کر سسرال والوں سے مت لڑا کرو، اس قصہ میں ایک اور بی بی کا ذکر کیا ہے جن کے بیٹے ان ہی تہمت لگانے والوں میں بھولے پن سے شامل ہو گئے تھے ان بی بی نے ایک موقع پر اپنے بیٹے ہی کو کوسا اور حضرت عائشہ رضہ کی طرفدار رہیں یہ بی بی ام مسطح کہلاتی ہیں دیکھو حق پرستی یہی ہوتی ہے کہ بیٹے کی بات کی پچ نہیں کی بلکہ سچی بات کی طرف رہیں اور بیٹے کو برا کہا۔

(۶۱) حضرت ام عطیہ کا ذکر (۲)

یہ بی بی صحابی ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ لڑائیوں میں گئیں اور وہاں بیماروں زخمیوں کا علاج اور مرہم پٹی کرتی تھیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ جب کبھی آپ کا نام لیتیں تو یوں بھی ضرور کہتیں کہ "میرا باپ آپ پر قربان"

فائدہ۔ بیبیو دین کے کاموں میں محنت کرو اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی محبت رکھو۔

(۶۲) حضرت بریرہؓ کا ذکر (۲۳)

یہ ایک شخص کی لونڈی تھیں پھر ان کو حضرت عائشہؓ نے خرید کر آزاد کر دیا یہ انہی کے گھر رہتیں اور حضرت عائشہؓ و حضرت کی خدمت کیا کرتیں ایک بار ان کے واسطے کہیں سے گوشت آیا تھا ہمارے حضرت نے خود مانگ کر نوش فرمایا تھا۔

فائدہ۔ حضرت کی خدمت کرنا کتنی بڑی خوش قسمتی ہے اور ان کی محبت پر حضرت کو کیسا بھروسہ تھا جب ہی تو ان کی چیز کھائی اور سمجھے کہ یہ خوش ہوں گی، بیبیو حضرت کی خدمت یہی ہے کہ دین کی خدمت کرو اور یہی محبت ہے حضرت کے ساتھ۔

(۶۳-۶۴-۶۵) فاطمہ بنت ابی حبیش اور حمنہ بنت ابی جحش اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی زینب کا ذکر

ان بیبیوں کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلے پوچھنے کے لئے گھر سے آنا حدیثوں میں آیا ہے اسی واسطے ہم نے تینوں کا نام ساتھ ہی لکھ دیا کہ ان کا حال ایک ہی سا ہے پہلی بی بی نے استحاضہ کا مسئلہ پوچھا دوسری بی بی ہمارے حضرت کی سالی اور حضرت زینب کی بہن ہیں انہوں نے بھی استحاضہ کا مسئلہ پوچھا تھا اور تیسری بی بی نے صدقہ دینے کا مسئلہ پوچھا تھا ابن مسعودؓ ایک بہت بڑے صحابی ہیں یہ ان کی بی بی ہیں۔ فائدہ۔ بیبیو دین کا شوق ایسا ہوتا ہے تم کو بھی جو مسئلہ معلوم ہو اکرے

ضروری بیبیو کا جاننا ہو پوچھ لیا کرو اور اگر کوئی شرم کی بات ہو تو ان بیبیوں کی طرح بات کا دھیان مت کرو جو بات پوچھنا ہو پوچھ لیا۔ بہت کی بیبیوں اور بیٹیوں کے لئے یہاں تک ان چھپن عورتوں کا ذکر ہو چکا جو حضرت کے زمانہ میں تھیں اور بھی بہت بیبیوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں مگر ہم نے اتنا ہی لکھا ہے کہ کتاب بڑھ نہ جائے آگے ان بیبیوں کا ذکر آتا ہے جو حضرت کے بعد ہوئی ہیں۔

(۶۶) امام حافظ ابن عساکر کی استادنیاں (۱)

یہ امام حدیث کے بڑے عالم ہیں جن استادوں سے انہوں نے علم حاصل کیا ہے ان میں اسی سے زیادہ عورتیں ہیں۔

فائدہ۔ افسوس ایک زمانہ یہ ہے کہ عورتیں علم حاصل کر کے شاگردی کی حد کو بھی نہیں پہنچتیں۔

(۶۷-۶۸) حفید ابن زہر طبیب کی بہن اور بھانجی (۲-۳)

یہ شخص طبیب ہیں ان کی بہن اور بھانجی فن طب کا علم خوب جانتی تھیں اور ایک بادشاہ تھا خلیفہ منصور اسکے محل کی عورتوں کا علاج یہی دونوں کرتی تھیں۔

فائدہ۔ یہ علم تو عورتوں میں سے بالکل جاتا رہا اس علم میں بھی اگر اچھی نیت ہو اور لالچ اور دغا نہ کرے اور حرام دوا نہ کھلاوے اور دوا میں خیانت نہ کرے تو بڑا ثواب ہے اور مخلوق کا فائدہ ہے۔ اب جاہل دائیاں عورتوں کا ستیاناس کرتی ہیں۔ اگر علم والی کوئی ہوتی تو عورتوں کے باپ بھائی میاں حکیم ہیں وہ اگر ہمت کریں تو ان کو اس علم کا حاصل کرنا بہت آسان ہے۔

(۶۹) امام یزید بن ہارون کی لونڈی (۴)

یہ حدیث کے بڑے امام ہیں اخیر عمر میں نگاہ بہت کمزور ہو گئی تھی کتاب نہ دیکھ سکتے تھے ان کی یہ لونڈی ان کی مدد کرتی تھی کتاب دیکھ کر حدیثیں یاد کر کے ان کو بتلا دیا کرتی۔

فائدہ۔ سبحان اللہ اس زمانہ میں لونڈیاں باندیاں عالم ہوتی تھیں اب بیبیاں بھی کم جاہل ہیں خدا کے واسطے اس شوق کو تازہ کرو۔

(۷۰) ابن سماک کوفی کی لونڈی (۵)

یہ بزرگ اپنے زمانہ کے بڑے عالم ہیں انہوں نے ایک دفعہ اپنی لونڈی سے پوچھا کہ میری تقریر کیسی ہے اس نے کہا اچھی ہے مگر ایک عیب ہے کہ ایک بات کو بار بار کہتے ہو انہوں نے کہا کہ میں بار بار اسلئے کہتا ہوں کہ کم سمجھ لوگ بھی سمجھ لیں اس نے کہا جب تک کم سمجھ سمجھیں گے سمجھدار اکتا چکیں گے۔

فائدہ۔ کسی عالم کی تقریر میں ایسی گہری بات سمجھنا عالم ہی سے ہو سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ولیہ کتنی عالم تھی۔ بیبیو! اللہ کے واسطے تم کم ہمت مت رہو، خوب کوشش کر کے علم حاصل کرو۔ گھر میں کوئی مرد عالم ہو تو ہمت کر کے عربی بھی پڑھ لو۔ پورا علم عربی ہی میں ہے۔ اردو کی کتابیں پڑھنا زیادہ آسان ہے، کیونکہ کام تو دھندا نہیں، اطمینان سے پڑھتی رہیں گی۔ ہوا اسی طرح پڑھ لو تو چند مہینوں میں سیکھ سکتی ہو۔ ساری عمر کیوں برباد کرتی ہو۔

(۷۱) ابن جوزیؒ کی پھوپھی (۶)

یہ بزرگ بڑے عالم ہیں، ان کی پھوپھی ان کو بچپن میں عالموں کے پڑھنے پڑھانے کی جگہ لیجایا کرتی تھیں۔ بچپن ہی سے جو علم کی باتیں کان میں پڑتی رہیں ماشاء اللہ دس برس کی عمر میں ایسے ہو گئے کہ عالموں کی طرح وعظ کہنے لگے۔

فائدہ۔ دیکھو اپنی اولاد کے واسطے علم دین سکھلانے کا کتنا بڑا خیال تھا۔ وہ بڑی بوڑھی بوڑھی خود لے گئیں، تم اتنا تو کر سکتی ہو کہ جب تک وہ دین کا علم نہ پڑھ لیں انگریزی میں مت پھنساؤ، بُری صحبت سے روکو، اس پر تنبیہ کرو، مکتب میں مدرسے میں جانے کی تاکید کرو۔ اب تو یہ حال ہے کہ اول تو پڑھانے کا شوق نہیں اور اگر ہے تو انگریزی کا کہ میرا بیٹا تحصیلدار ہوگا، ڈپٹی ہوگا، چاہے قیامت میں دوزخ میں جائے اور ماں باپ کو بھی ساتھ لیجائے۔ یاد رکھو سب سے مقدم دین کا علم ہے، یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

(۷۲) امام ربیعۃ الرائےؒ کی والدہ! (۷)

یہ بھی بڑے عالم ہوئے ہیں۔ امام مالکؒ اور حسن بصریؒ جو آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں وہ دونوں انہی کے شاگرد ہیں۔ ان کے والد کا نام فروخ ہے، بنی امیہ کی بادشاہی کے زمانہ میں وہ فوج میں نوکر تھے، بادشاہی حکم سے وہ بہت سی لڑائیوں پر بھیجے گئے۔ اس وقت یہ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے، ان کو ستائیس برس اس سفر میں لگ گئے۔ یہ پیچھے پیدا ہوئے اور پیچھے ہی اتنے بڑے عالم ہوئے۔ چلتے وقت ان کے والد نے اپنی بی بی کو تیس ہزار اشرفیاں دی تھیں، اس عالی ہمت بی بی نے سب اشرفیاں ان کے پڑھنے لکھنے میں خرچ کر دیں۔ جب ان کے باپ ستائیس برس پیچھے لوٹ کر آئے تو بی بی سے اشرفیوں کو پوچھا، انہوں نے کہا کہ سب حفاظت سے رکھی ہیں۔ اس زمانہ میں حضرت ربیعہ مسجد میں جا کر حدیث سنانے میں مشغول ہوئے۔ فروخ نے جو یہ تماشا اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بیٹا ایک جماعت کا پیشوا ہو رہا ہے، مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے۔ جب گھر لوٹ کر آئے بی بی نے پوچھا بتلاؤ تیس ہزار اشرفیاں زیادہ اچھی ہیں یا یہ نعمت؟ وہ بولے اشرفیوں کی کیا حقیقت ہے۔ جب انہوں نے کہا کہ میں نے وہ اشرفیاں اسی نعمت کے حاصل کرنے میں خرچ کر دیں، انہوں نے نہایت خوش ہو کر کہا کہ خدا کی قسم تو نے اشرفیاں ضائع نہیں کیں۔

فائدہ۔ دیکھا کیسی بیبیاں تھیں، علم دین کی کیسی قدر جانتی تھیں کہ تیس ہزار اشرفیاں اپنے بیٹے کے علم حاصل کرنے میں خرچ کر دیں۔

بیبیو تم بھی خرچ کی پروا مت کرنا، جس طرح ہو اولاد کو علم دین حاصل کرانا۔

(۷۳-۷۴) امام بخاریؒ کی والدہ اور بہن (۸-۹)

امام بخاری کے برابر حدیث کا کوئی عالم نہیں ہوا۔ ان کی عمر جو سولہ سال کی تھی جب انہوں نے علم حاصل کرنے کو سفر کیا تو ان کی والدہ اور بہن خرچ کی ذمہ دار تھیں۔

فائدہ۔ بھلا ماں تو ویسے بھی خرچ دیا کرتی ہے مگر بہن جس کا رشتہ ذمہ داری کا نہیں ہے ان کو کیا غرض تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں بیبیوں میں علم دین کا نام لیا اور وہ اپنا مال و متاع قربان کرنے کو تیار ہو گئیں۔ بیبیو تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

(۷۵) قاضی زادہ رومیؒ کی بہن (۱۰)

یہ ایک بڑے مشہور فاضل ہیں۔ جب یہ روم کے استادوں سے علم حاصل کر چکے تو ان کو باہر کے عالموں سے علم حاصل کرنے کا شوق ہوا اور چپکے چپکے سفر کا سامان کرنا شروع کیا۔ ان کی بہن کو معلوم ہوا تو اپنا بہت سا زیور اپنے بھائی کے سامان میں چھپا کر رکھ دیا اور خود کچھ نہیں کہا۔ فائدہ۔ کیسی اچھی بیبیاں تھیں، نام سے کوئی غرض نہ تھی، یوں چاہتی تھیں کہ کسی طرح علم قائم رہے۔ بیبیو علم کے قائم رکھنے کی مدد کرنا ثواب ہے، جو دین کے مدرسے ہیں جس قدر آسانی سے ہو سکے ان کا ضرور خیال رکھو۔ حضرت کے زمانے کی بیبیوں کے بعد ان عورتوں کے قصے بیان ہوئے جن کو علم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ اب ان بیبیوں کا حال لکھا جاتا ہے جن کا دل فقیری کی طرف تھا۔

(۷۶) حضرت معاذہ عدویہؒ کا ذکر (۱)

ان کا عجیب حال تھا، جب دن آتا کہتیں شاید یہ وہ دن ہے جس میں مر جاؤں، اور شام تک نہ سوتیں کہ کہیں موت کے وقت خدا کی یاد سے غافل نہ مروں۔ اسی طرح جب رات آتی تو صبح تک نہ سوتیں اور یہی کہتیں۔ اگر نیند کا زور ہوتا تو گھر میں دوڑی دوڑی پھرتیں اور کہتیں کہ نیند کا وقت آگے آتا ہے، مطلب یہ تھا کہ مر کر پھر قیامت تک سوتی رہوں گی۔ رات دن میں چھ سو نفلیں پڑھا کرتی تھیں۔ کبھی آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھاتی تھیں۔ جب سے ان کے شوہر مر گئے پھر بستر پر نہیں لیٹیں۔ یہ حضرت عائشہؓ سے ملی ہیں اور ان سے حدیثیں سنی ہیں۔

فائدہ۔ بیبیو خدا کی محبت اور یاد ایسی ہوتی ہے، ذرا آنکھیں کھولو۔

(۷۷) حضرت رابعہ عدویہؒ کا ذکر (۲)

یہ بہت رویا کرتی تھیں، اگر دوزخ کا ذکر سن لیتی تھیں تو غش آ جاتا۔ کوئی کچھ دیتا تو پھیر دیتیں اور کہتیں کہ مجھ کو دنیا نہیں چاہیے

اسی برس کی عمر میں یہ حال ہو گیا تھا کہ چلنے میں معلوم ہوتا تھا کہ اب گریں کفن ہمیشہ اپنے سامنے رکھتیں جب سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی اور ان کی عجیب عجیب باتیں مشہور ہیں اور ان کو رابعہ بصریہ بھی کہتے ہیں۔

فائدہ۔ بیبیو کچھ تو خدا کا خوف اور موت کی یاد تم بھی اپنے دل میں پیدا کرو دیکھو آخر یہ بھی تو عورت ہی تھیں۔

(۷۸) حضرت ماجدہ قرشیہ کا ذکر ۳

یہ کہا کرتیں کہ جو تم بہشتی ہو ان کے چین دل کو بس ایک عبادت ہے اور فرمایا کرتیں تعجب ہے دنیا کے چاہنے والوں پر کہ خوب سوتی ہیں اور پھر ایسے غافل ہیں جیسے کسی حق کی خبر ہی نہیں ہے ایسے بیٹھے اور فرماتیں کوئی نعمت جنت کی دنیا کی بنا دنیا میں بے محنت نہیں ملتی۔

فائدہ۔ بیبیو کیسے کام کی نصیحتیں ہیں اپنے دل پر لکھ رکھو اور برتو۔

(۷۹) حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر ۴

ان کا یہ قاعدہ تھا یوں کہا کرتیں اگر مجھ کو دوزخ میں ڈالا تو میں سب کو دوزخی کہ میں اللہ کو ایک جانتی تھی مجھ کو عذاب دیا ۱۴۵ھ میں ان کا انتقال ہوا اور اب تک ان کا مصر میں مزار ہے۔

فائدہ۔ بیبیو یہ کیسی اچھی نصیحت ہے تم ان کو یاد کرو اور جو رزق کا حاصل ہوا ہے اس کی برکت سے ہوا ہے اسکو مہیا کرو اور دیکھو کہ کو ایک نا پڑا کر اب چاہے کہ اور کسی کو راضی نہ رکھ سکیں کسی کے خوش کرنے کا خیال ہو کسی کے ناراض ہونے کی پروا ہو کوئی اچھا کہے خوش نہ ہو کوئی برا کہے غم نہ کرے کوئی ستائے تو اس پر نگاہ نہ کرے یوں سمجھے کہ اللہ ہی کو منظور تھا میں بندہ ہوں ہر حال میں خوش رہنا چاہیے تو ہم اس طرح خدا کو ایک نہ کہ اسکو دوزخ سے کیا علاقہ یہ مطلب ان بی بی کا کہ واللہ کہ اس طرح ایک ماننے کی برکت اور بزرگی بیان کرتی تھیں۔

(۸۰) رباح قیسی کی بی بی کا ذکر! ۵

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب ایک پہر رات گذر جاتی تو شوہر سے کہتیں کہ اٹھو اگر وہ نہ اٹھتے تو پھر تھوڑی دیر کے بعد کہتیں بہت خوش کہتیں اے رباح اٹھو رات گذر گئی ہے اور تم سوتے ہو کبھی زمین سے ... کرتیں کہ میرا کچھ نہ ... نزدیک اس سے بھی زیادہ ہے قدرت حق تعالیٰ کی نماز پڑھ کر رخصت کے کپڑے پہن کر ... کچھ نہ بخشش ... کر دیتے تو روتیں ... اور ... میں مشغول رہتیں فائدہ بیبیو تم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیسی عبادت

رتی تھیں اور ساتھ ہی یہ کہ وہ صالحات اور عابدات تھیں اور دنیا کو دین کی خدمت میں مٹی نہیں ساری رات بھی رہنے کی ہیں۔

(۸۱) حضرت فاطمہ نیشاپوری کا ذکر ۶

ایک بزرگ کہتے ہیں بڑے عالی ذوالنون مصری رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ ان بی بی کو مجھ کو نصیحت فرماتے وہ فرمایا کرتیں جو شخص اللہ تعالیٰ کا دھیان نہیں رکھتا وہ گناہ کرنے میں بے دھڑک ہو جاتا ہے جو ہمیشہ ... اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھتا ہے وہ ہر بات سے ... ہر جگہ ... بات کرتا ہے اور حضرت ابو یزید کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ کے برابر عورت نہیں دیکھی کبھی کسی ... کی خبر دی وہ ... معلوم ہو جاتی تھی ... ۲۲۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

فائدہ۔ دیکھو دھیان رکھنے کی کیا اچھی بات کہی اگر ایسی کرو تو سارے گناہوں سے بچ جاؤ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بی بی کو کشف ہوتا تھا اگرچہ یہ کوئی بڑا کمال نہیں ہے لیکن اگر اچھے آدمی کو ہو تو اچھی بات ہے۔

(۸۲) حضرت العیا رابعہ شامیہ بنت اسمٰعیل کا ذکر (۷)

یہ ساری رات عبادت کرتیں اور ہمیشہ روزہ رکھتیں اور فرماتیں کہ جب اذان سنتی ہوں قیامت کے دن کا پکارنے والا فرشتہ یاد آتا ہے اور جب گرمی کو دیکھتی ہوں تو قیامت کی گرمی یاد آجاتی ہے اور ان کے خاوند بھی بڑے بزرگ ہیں ابن ابی الحواری یہ ان سے کہتیں مجھ کو تمہارے ساتھ ... کی محبت نہیں ہے مطلب یہ کہ میرے نفس کو خواہش نہیں ہے اور فرماتیں کہ جب کوئی عبادت میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے عیبوں کی اسکو خبر دیتے ہیں اور جب اسکو اپنے عیبوں کی خبر ہو جاتی ہے پھر وہ دوسروں کے عیب نہیں دیکھتا اور فرماتیں کہ میں جنات کو آتے جاتے دیکھتی ہوں اور حوروں کو بھی ... دیکھتی ہوں۔

فائدہ۔ بیبیو عبادت اسکو کہتے ہیں اور دیکھو تم جو دوسروں کے عیبوں پر ... ان کا بڑا ... اسکا کیا اچھا علاج بتلایا کہ اپنے عیب دیکھا کرو پھر کسی کا عیب نظر ہی نہ آوے گا اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کشف بھی ہوتا تھا کشف کا حال اوپر کے قصہ میں آگیا ہے۔

(۸۳) حضرت ام ہارون کا ذکر (۸)

ان پر خدا کا خوف بہت غالب تھا اور بہت عبادت کرتیں اور روکھی روٹی کھایا کرتیں اور فرماتیں کہ رات کے آنے کو بڑا دل خوش ہوتا ہے اور جب دن ہوتا ہے غمگین ہوتی ہوں ساری رات جاگتیں اور تیس برس سر میں تیل نہیں ڈالا مگر جب سر ... ایک دفعہ ... کا ... تو ان کو قیامت کا دن یاد آگیا

[illegible]

اور بیہوش ہو کر گر گئیں ایک دفعہ جنگل میں سامنے سے شیر آ گیا آپ نے فرمایا کہ اگر میں تیرا رزق ہوں تو مجھ کو کھا لے وہ پیٹھ پھیر کر چل دیا۔

فائدہ۔ سبحان اللہ خدا کی یاد میں کیسی چور تھیں اور خدا سے کس قدر ڈرتی تھیں اور شیر کی بات ان کی کرامت ہے جیسا ہم نے کشف کا حال لکھا ہے وہی کرامت کا سمجھو بیبیو تم بھی خدا کی یاد اور خدا کا خوف دل میں پیدا کرو آخر قیامت بھی تو آنے والی ہے کچھ سامان کر رکھو۔

(۸۴) حبیب عجمی کی بی بی حضرت عمرہؓ کا ذکر (۹)

یہ ساری رات عبادت کرتیں جب اخیر رات ہوتی تو خاوند سے کہتیں قافلہ آگے چل دیا تم پیچھے سوتے رہ گئے ایک بار ان کی آنکھ دکھنے آئی کسی نے پوچھا کہنے لگیں میرے دل کا درد اس سے بھی زیادہ ہے۔

فائدہ۔ بیبیو خدا کی محبت کا ایسا درد پیدا کرو کہ سب درد اسکے سامنے ہلکے ہو جاویں۔

(۸۵) حضرت امۃ الجلیلؒ کا ذکر! (۱۰)

یہ بڑی عابدہ زاہدہ تھیں ایک بار کئی بزرگوں میں گفتگو ہوئی کہ ولی کیسا ہوتا ہے سب نے کہا کہ آؤ امۃ الجلیلؒ سے چل کر پوچھیں غرض ان سے پوچھا فرمایا ولی کی کوئی گھڑی ایسی نہیں ہوتی جس میں اسکو خدا کے سوا کوئی اور دھندا ہو کوئی اسکو دوسرا دھندا بتلاوے وہ جھوٹا ہے۔

فائدہ۔ کیسی شان کی بی بی تھیں کہ بزرگ مرد ان سے ایسی باتیں پوچھتے تھے اور انہوں نے کیسی اچھی پہچان بتلائی، بیبیو تم بھی اسکی حرص کرو اور اپنے سارے دھندوں سے زیادہ خدا کی یاد کا دھندا کرو۔

(۸۶) حضرت جبیدہ بنت کلاب کا ذکر (۱۱)

مالک ابن دینار ایک بڑے کامل بزرگ ہیں یہ بی بی ان کی خدمت میں آتی جاتی تھیں بعضے بزرگ ان کا رتبہ رابعہ بصریؒ سے زیادہ بتلاتے ہیں ایک شخص کہتے ہیں کہ سنا کہ آدمی پورا متقی جب ہی ہوتا ہے کہ جب اسکے نزدیک خدا کے پاس جانا سب چیزوں سے پیارا ہو جاوے یہ سنکر غش کھا کر گر پڑیں۔

فائدہ۔ خدا کے پاس جانے کا ایسا شوق تھا کہ ذکر سن کر غش آ گیا اب یہ حال ہے کہ موت کا نام سننا پسند نہیں اسکی وجہ صرف دنیا کی محبت ہے کہ جانے کو جی نہیں چاہتا اسکو دل سے نکالو جب خدا کے یہاں جانے کو جی چاہے گا۔

(۸۷) حضرت عفیرہؒ عابدہ کا ذکر! (۱۲)

ایک روز بہت سے عابد لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ میں اتنی گنہگار ہوں کہ اگر گناہ

کرنے کی سزا میں آدمی گونگا ہو جایا کرتا تو میں بات بھی نہ کر سکتی لیکن دعا کرنا سنت ہے اسلئے دعا کرتی ہوں پھر سب کے لئے دعا کی

فائدہ۔ دیکھو ایسی عابدہ زاہدہ ہو کر بھی اپنے کو ایسا عاجز گنہگار سمجھتی تھیں اب یہ حال ہے کہ ذرا دو تین تسبیحیں پڑھنے لگیں اور اپنے کو بزرگ سمجھ لیا خدائے تعالیٰ کو بڑائی ناپسند ہے ہر حال میں اپنے کو کمتر سمجھو اور سچ بھی ہے سینکڑوں عیب ہر حالت میں بھرے رہتے ہیں پھر عبادت کے ساتھ انکو بھی دیکھے تو کبھی بڑائی کا خیال نہ آوے

(۸۸) حضرت شعوانہؒ کا ذکر (۱۳)

یہ بہت روتیں اور یوں کہتیں کہ میں چاہتی ہوں کہ اتنا روؤں کہ آنسو باقی نہ رہیں پھر خون سے روؤں یہاں تک کہ بدن میں خون نہ رہے انکی خادمہ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے انکو دیکھا ہے ایسا فیض ہوا ہے کہ کبھی دنیا کی رغبت مجھ کو نہیں ہوئی اور کسی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھا حضرت فضیل بن عیاضؒ بڑے مشہور بزرگ ہیں وہ ان کے پاس جا کر دعا کراتے۔

فائدہ۔ خدا کے خوف سے یا محبت سے رونا بڑی دولت ہے اگر رونا نہ آوے تو رونے کی صورت ہی بنا لیا کرو اللہ میاں کو عاجزی پر رحم آجاویگا اور دیکھو بزرگوں کے پاس بیٹھنے سے کیسا فیض ہوتا ہے جیسا انکی خادمہ نے بیان کیا تم بھی نیک صحبت ڈھونڈا کرو اور برے آدمی سے بچا کرو

(۸۹) حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر (۱۴)

ایک بزرگ ہیں بشرؒ بن حارث وہ ان کی زیارت کو آتے ایک دفعہ حضرت بشرؒ بیمار ہو گئے یہ ان کو پوچھنے گئیں امام احمد بن حنبلؒ جو بہت بڑے عالم ہیں وہ بھی بیمار پرسی کو آگئے معلوم ہوا کہ آمنہ ہیں رملہ سے آئی ہیں امام احمدؒ نے بشرؒ سے کہا کہ ان سے ہمارے لئے دعا کراؤ بشرؒ نے دعا کیلئے کہا انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ بشرؒ اور احمدؒ دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں ان دونوں کو پناہ دے امام احمد کہتے ہیں کہ رات کو ایک پرچہ اوپر سے گرا اس میں بسم اللہ کے بعد لکھا ہوا تھا کہ ہم نے منظور کیا اور ہمارے یہاں اور بھی نعمتیں ہیں۔

فائدہ۔ سبحان اللہ کیسی دعا مقبول ہوئی، بیبیو یہ سب برکت تابعداری کی ہے جو خدا کا حکم پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتے ہیں بس حکم ماننے میں کوشش کرو۔

(۹۰) حضرت منفوسہ بنت زید ابی الفوارس کا ذکر! (۱۵)

جب انکا بچہ مر جاتا اس کا سر گود میں رکھ کر کہتیں کہ تیرا مجھ سے آگے جانا اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے پیچھے رہتا مطلب یہ کہ آگے جا کر

[illegible]

محو کر دیتا ہے اور شروع ہی سے بچنے کو اچھا جانتا ہے اور اگر تیسرے پیچھے رہ جاتا تو سینکڑوں گناہ کرتا اور خدا معاف کرنے کے قابل ہوتا یا نہ ہوتا اور فرماتی ہیں کہ میرا معاملہ ہے بیقراری سے اور فرماتی ہیں کہ اگرچہ خدا کی کا افسوس ہے لیکن ثواب کی امید سے زیادہ رونق

فائدہ ۔ بیبیو کسی کے مرنے کے وقت اگر یہی باتیں یاد کرو تو سمجھایا کرو ان شاء اللہ تعالیٰ کافی ہیں ۔

(۹۱) حضرت سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر (۱۶)

یہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے پوتے ہیں زید ان کی پیدائش ۱۴۵ھ میں مکہ میں ہوئی عبادت ہی میں زمانہ ہوا امام شافعیؒ بہت بڑے امام ہیں جب وہ مصر میں آئے تو ان کے پاس آیا جایا کرتے تھے ۔

فائدہ ۔ بیبیو علم اور بزرگی وہ چیز ہے کہ اتنے بڑے امام ان کی خدمت میں آتے تھے تم بھی دین کا علم حاصل کرو ۔ اس پر عمل کرو تاکہ بزرگی حاصل ہو ۔

(۹۲) حضرت میمونہ سوداء کا ذکر (۱۷)

ایک بزرگ ہیں عبدالواحد بن زید ان کا بیان ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دعا کی اے اللہ جنت میں جو شخص میرا رفیق ہو مجھ کو اسے دکھلا دیجئے حکم ہوا کہ تیری رفیق بہشت میں میمونہ سوداءؓ ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہے جواب ملا وہ کوفہ میں ہے فلاں قبیلے میں میں نے وہاں جا کر پوچھا لوگوں نے کہا کہ وہ دیوانی ہے بکریاں چراتی ہے میں جنگل میں پہنچا تو دیکھا کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیے اور بکریاں ایک جگہ مل جل رہی ہیں جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے عبدالواحد جاؤ ملنے کا وعدہ جنت میں ہے مجھ کو تعجب ہوا کہ میرا نام کیسے معلوم ہو گیا کہنے لگیں تم کو معلوم نہیں کہ روحیں جمع ہونے والی ہیں جہاں پہچان ہو چکی ہے ان میں الفت ہوتی ہے میں نے کہا کہ میں بھیڑیے اور بکریاں ایک جگہ دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے کہنے لگیں جاؤ اپنا کام کرو میں نے اپنا معاملہ حق تعالیٰ سے درست کر لیا اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کرا دیا ۔

فائدہ ۔ ان بی بی کے کشف و کرامات دونوں اس سے معلوم ہوتے ہیں یہ سب برکت پوری تابعداری بجالانے کی ہے جو میمونہ کی تابعداری ہے

(۹۳) حضرت ریحانہ مجنونہ کا ذکر (۱۸)

ابوالربیع ایک بزرگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن المنکدر اور ثابت بنانی کہ یہ دونوں بھی بزرگ ہیں ایک دفعہ سب ریحانہ کے گھر مہمان ہوئے وہ آدھی رات جب اٹھیں اور کہنے لگیں کہ چاہنے والا اپنے چاہنے کی طرف جاتا ہے اور دل کا خوشی سے یہ حال ہے کہ نکلا جاتا ہے جب آدمی رات ہوئی کہنے لگیں ایسی چیز سے جی نہ لگانا چاہیے جسکو دیکھنے سے خدا کی یاد میں فرق آئے اور

عبادت میں خوب محنت کرنا چاہیے تب آدمی خدا کا دوست بنتا ہے جب رات گذر گئی تو چلائیں ہائے لٹ گئی ہمارے کما یہ جو کہنے لگیں رات جاتی رہی جس میں خدا سے خوب جی لگایا جاتا ہے ۔

فائدہ ۔ دیکھو رات کی ان کو کیسی قدر تھی اور جس کو عبادت کا مزہ چاہتا ہو گا اسکو رات کی قدر ہو گی بیبیو تم بھی اپنا تھوڑا حصہ رات کا اپنی عبادت کیلئے مقرر کر لو اور دیکھو خدا کے سوا کسی سے جی لگانے کی کیسی برائی انہوں نے بیان کی تم بھی مال و متاع پوشاک زیور مال جائیداد اور برتن و مکان سے بہت جی مت لگاؤ ۔

(۹۴) حضرت سری سقطیؒ کی ایک مریدنی کا ذکر (۱۹)

ان بزرگ کے ایک مرید بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیر کی ایک مریدنی تھی ان کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا استاد نے کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جا گرا اور ڈوب کر مر گیا استاد کو خبر ہوئی انہوں نے حضرت سریؒ کے پاس جا کر خبر کی آپ اٹھ کر اس مریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ صبر کا مضمون کیوں فرماتے ہیں انہوں نے خبر دی کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا انہوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا کہنے لگی ہرگز نہیں بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہہ کر اسجگہ پہنچیں اور جا کر بیٹے کا نام لے کر پکارا اے فلانے اس نے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکل کر چلا آیا حضرت سریؒ نے حضرت جنیدؒ سے پوچھا کیا بات ہے انہوں نے فرمایا اس عورت کا ایک خاص ایسا مقام اور درجہ ہے کہ اس عورت پر جو مصیبت آنے والی ہوتی ہے اسکو خبر کر دی جاتی ہے اور اس کو نہیں ہوئی تھی اسلئے اس نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا ۔

فائدہ ۔ جنید کو خبر دی ۔ یہ ملتا ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ درجہ ایسے ولی سے بڑا ہے جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو کہ مجھ پر کیا گذرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جسکے ساتھ جو برتاؤ چاہیں رکھیں مگر یہ بھی بڑی کرامت ہے اور یہ سب برکت اسکی ہے کہ خدا و رسول کی تابعداری کرے اس میں کوشش کرنا چاہیے پھر خدائے تعالیٰ چاہے بڑے درجے دیں چاہے اس سے بھی بڑا دے دیں ۔

(۹۵) حضرت تحفہؒ کا ذکر (۲۰)

حضرت سری سقطیؒ کا بیان ہے کہ میں ایک بار شفاخانہ میں گیا دیکھا کہ ایک جوان لڑکی زنجیروں میں بندھی ہوئی رو رہی ہے اور محبت کے شعر پڑھ رہی ہے میں نے وہاں کے داروغہ سے پوچھا کہنے لگا یہ پاگل ہے یہ سنکر وہ اور روئی اور کہنے لگی میں پاگل نہیں بلکہ عاشق ہوں میں نے پوچھا کس کی عاشق ہے کہنے لگی جس نے ہم کو نعمتیں دیں اور جو ہمارے ہر وقت پاس ہے یعنی اللہ تعالیٰ اتنے میں اس کا مالک آ گیا داروغہ سے پوچھا تحفہ کہاں ہے اس نے کہا اندر ہے اور حضرت سریؒ اسکے پاس ہیں اس نے

میری تعظیم کی میں نے کہا مجھ سے زیادہ وہ اس کی تعظیم کے لائق ہے اور تو نے اسکا یہ حال کیوں کیا ہے کہنے لگا کہ میری ساری دولت اسمیں لگ گئی ہیں ہزار روپے کی میری خرید ہے مجھ کو امید تھی کہ خوب نفع سے بیچوں گا مگر یہ نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے رات دن رویا کرتی ہے میں نے کہا میرے ہاتھ اسکو بیچ ڈال کہنے لگا آپ فقیر آدمی ہیں اتنا روپیہ کہاں سے دینگے میں نے گھر جاکر اللہ تعالیٰ سے بہت گڑگڑا کر دعا کی ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت سے توڑے روپوں کے لئے کھڑا ہے میں نے کہا تو کون ہے کہنے لگا میں احمد بن المثنیٰ ہوں مجھکو خواب میں حکم ہوا کہ آپکے پاس روپیہ لاؤں میں خوش ہوا اور صبح کو شعوانہ کے پاس پہنچا اتنے میں مالک بھی روتا ہوا آیا میں نے کہا رنج مت کر میں روپیہ لایا ہوں دوگنے نفع تک اگر مانگے گا تو دونگا کہنے لگا اگر ساری دنیا بھی دے تب بھی نہ بیچوں گا میں اسکو اللہ کے واسطے آزاد کرتا ہوں میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہنے لگا خواب میں مجھ پر خفگی ہوئی ہے اور تم گواہ رہو میں نے سب مال اللہ کی راہ میں چھوڑا میں نے جو دیکھا تو احمد بن المثنیٰ بھی رو رہا ہے میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہنے لگا میں بھی سب مال اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں میں نے کہا سبحان اللہ شعوانہ بی بی تحفہ کی برکت ہے کہ اتنے آدمیوں کو ہدایت ہوئی تحفہ رو رہی ہے انھیں اسی روتی ہوئی چلیں ہم بھی ساتھ چلے تھوڑی دور جاکر خدا جانے وہ تو کہاں چلی گئیں اور ہم سب مکے کو چلے احمد بن المثنیٰ کا تو راہ میں انتقال ہو گیا اور میں اور وہ مالک مکے پہنچے ہم طواف کر رہے تھے کہ ایک دردناک آواز سنی پاس جا کر پوچھا کون ہے کہنے لگیں سبحان اللہ بھول گئے میں تحفہ ہوں میں نے کہا کہو کیا کیا ملا کہنے لگیں اپنے ساتھ میرا جی لگا دیا اور دل سے اٹھا دیا میں نے کہا احمد بن المثنیٰ کا انتقال ہو گیا کہنے لگیں اسکو بڑے بڑے درجے ملے ہیں۔ میں نے کہا تمہارا مالک بھی آیا ہے انھوں نے چپکے چپکے سے کہا دیکھتا کیا ہوں کہ مردہ ہیں مالک نے جو یہ حال دیکھا بیتاب ہو کر گر پڑا ہلا کر دیکھا تو مردہ تھا میں نے دونوں کو کفن دے کر دفن کیا۔

فائدہ: سبحان اللہ کیسی اللہ کی عاشق تھیں بیبیو حرص کرو اس قصہ کو ہمارے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی قدس اللہ سرہٗ نے اپنی کتاب "تحفۃ العشاق" میں زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

(۹۶) حضرت جویریہؒ کا ذکر (۲۱)

یہ ایک بادشاہ کی لونڈی تھیں اس بادشاہ نے آزاد کر دیا تھا اسکے بعد ابو عبد اللہ تراب ایک بزرگ ہیں انکی عبادت دیکھ کر ان سے نکاح کر لیا تھا اور عبادت کیا کرتی تھیں ایک دفعہ خواب میں بڑے اچھے اچھے خیمے لگے ہوئے دیکھے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں معلوم ہوا جو لوگ تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اسکے بعد رات کا سونا چھوڑ دیا اور خاوند کو جگا کر کہتیں کہ قافلے چل دیئے۔

فائدہ: بیبیو خود بھی عبادت کرو اور خاوند کو بھی سمجھایا کرو۔

(۹۷) حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر (۲۲)

یہ بزرگ بادشاہی چھوڑ کر فقیر ہو گئے تھے ان کی ایک بیٹی تھیں ایک بادشاہ نے پیغام دیا مگر انہوں نے منظور نہیں کیا ایک غریب نیک بخت لڑکے کو اچھی طرح نماز پڑھتے دیکھ کر اس سے نکاح کر دیا جب وہ رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئیں ایک سوکھی روٹی گھڑے پر ڈھکی ہوئی دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے لڑکے نے کہا یہ رات بچ گئی تھی روزہ کھولنے کے لئے رکھ لی یہ سنکر وہ اٹھ کر الٹی چلیں لڑکے نے کہا کہ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غریبی پر کب راضی ہوگی وہ بولیں بادشاہ کی بیٹی غریبی پر ناراض نہیں ہے بلکہ اس سے ناراض ہے کہ تم کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے اور مجھ کو باپ پر تعجب ہے کہ مجھ سے یوں کہا کہ ایک پارسا جوان ہے بھلا جسکو خدا پر بھروسہ نہ ہو وہ پارسا کیا۔ وہ جوان عذر کرنے لگا وہ بولیں عذر تو میں جانتی نہیں یا تو گھر میں میں ہونگی یا یہ روٹی رہے گی۔ اس جوان نے فوراً وہ روٹی خیرات کر دی اسوقت وہ گھر میں ٹھیریں۔

فائدہ: بیبیو یہ بھی عورت تھیں تم کچھ تو صبر سیکھو اور مال و متاع کی حرص کم کرو۔

(۹۸) حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر (۲۳)

یہ ایک بڑے بزرگ ہیں کوئی امیر چلا جا رہا تھا اس کو پیاس لگی ان کا گھر رستے میں تھا پانی مانگا اور جب پانی پی لیا تو کچھ نقد پھینک کر چلا گیا سب کا توکل پر گذر تھا سب خوش تھے اور گھر میں ان کے ایک چھوٹی سی لڑکی تھی وہ رونے لگی گھر والوں نے پوچھا کہنے لگی کہ ایک ناچیز بندے نے ہمارا حال دیکھ لیا تو ہم غنی ہو گئے اور خدائے تعالیٰ تو ہر وقت ہم کو دیکھتے ہیں افسوس ہم اپنا دل غنی نہیں رکھتے۔ فائدہ: کیسی سمجھ کی بچی تھیں افسوس ہے کہ اب بڑھیوں کو بھی اتنی عقل نہیں کہ خدا پر نظر نہیں رکھتیں خلقت پر نگاہ کرتی ہیں کہ فلاں سے نفع ہو جائیگا فلاں مدد کرے گا۔ خدا کے واسطے دل کو ٹھیک کرو۔

(۹۹) حضرت ست الملوک کا ذکر (۲۴)

یہ ملک عرب کی رہنے والی ہیں ان کے زمانہ میں تمام ولی اور عالم ان کی تعظیم کرتے تھے ایک بار بیت المقدس کی زیارت کو آئی تھیں اس زمانہ میں وہاں ایک بزرگ تھے علی بن علیس یمانی ان کا بیان ہے کہ میں اسی مسجد میں تھا میں نے دیکھا کہ آسمان سے مسجد کے گنبد تک ایک نور کا تار بندھ رہا ہے میں نے جاکر دیکھا تو اس گنبد کے نیچے یہ بی بی نماز پڑھ رہی ہیں اور وہ تار ان سے ملا ہے۔

فائدہ۔ یہ نور پرہیزگاری کا تھا دل میں توبہ پر پرہیزگاروں کے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی ظاہر میں بھی دکھلا دیتے ہیں لیکن اصل جگہ اس نور کی دل ہے۔ بیبیو پرہیزگاری اختیار کرو نیک کاموں کی پابندی کرو جو چیزیں منع ہیں ان سے بچو۔

۱۰۰ ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر ۲۵۰

ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک لونڈی بہت ہی بے حقیقت داموں کو بکتی دیکھی جس کا رنگ تو زرد ہو گیا تھا اور پیٹ پیٹھ ایک ہو گیا تھا اور بال میل سے جم گئے تھے مجھ کو اس پر ترس آیا میں نے مول لے لیا میں نے کہا آ میں بازار چل کر رمضان کا سامان خرید لاؤں کہنے لگی خدا کا شکر ہے میرے لئے بارہ مہینے برابر ہیں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتی اور رات کو عبادت کرتی تھی جب عید آئی تو میں نے اسکے لئے سامان خریدنے کا ارادہ کیا۔ کہنے لگی تمہارے مزاج میں دنیا کا بڑا جھگڑا ہے پھر جا کر نماز میں لگ گئیں ایک آیت پڑھی جس میں دوزخ کا ذکر تھا بس ایک چیخ مار کر گر گئیں اور مر گئیں۔

فائدہ۔ دیکھو خدا کا خوف ایسا ہوتا ہے خیر یہ حال تو اختیار سے باہر ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ گناہ سے رک جایا کرو چاہے کسی قسم کا گناہ ہو ہاتھ پاؤں کا ہو یا دل کا ہو یا زبان کا ہو۔

فائدہ۔ اس حصہ میں کل سو قصے نیک بیبیوں کے بیان ہوئے اس طرح سے کہ پہلی امتوں کی بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں بیٹیوں کے (۱۵) اور حضرت کے زمانے کی اور بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت کے زمانے کے بعد کی بیبیوں میں علم والی بیبیوں کے (۱۰) اور درویش بیبیوں کے (۲۵)

یہ سو قصے ہو گئے کتابوں میں اور بھی بہت قصے ہیں مگر نصیحت ماننے والیوں کے واسطے یہ بھی بہت ہیں۔

رسالہ کسوۃ النسوۃ

جزوے از حصہ ہشتم تاج بہشتی زیور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی۔ بعد الحمد والصلوٰۃ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا اکثر حصہ عورتوں کی ترغیبات و ان ترغیبات پر عمل کرنے والیوں کے فضائل پر مشتمل ہے بسبب اسکے جمع کا کرنا جس سے غایت ہی اس جمع کی معلوم ہو جاوے گی یہ ہے کہ بندہ اوائل رمضان ۱۳۲۵ھ

میں جب بہ تحریک بعض احباب مخلصین کے مقام ٹونک ریاست جے پور میں جانا ہوا اتفاق سے ایک روز میرا بیان صاحب کے زنانہ میں وعظ ہوا تو حسب ضرورت زیادہ تر عورتوں کی کوتاہیوں کا بیان کیا گیا بعد فراغ ایک صالحہ بی بی کا پیام آیا کہ ہم تو کوتاہیاں تو بہت سن چکیں لیکن اگر ان بیبیوں کی خوبیاں یا ان کے کچھ حقوق بھی ہوں تو ان کا علم ہونا بھی ضروری ہے میرے قلب میں خیال آیا کہ واقعی سچ ہے ترہیبات ایک علاج ہیں سے نافع ہوتی ہیں ترغیبات بھی کہ انکے متعلقات میں سے حقوق بھی ہیں بعض اوقات ان سے زیادہ نافع ہوتی ہیں کیونکہ ان سے دل بڑھتا ہے جس سے اعمال صالحہ کی رغبت زیادہ ہوتی ہے اور ترہیب محض سے بعض اوقات دل کمزور اور امید ضعیف ہو جاتی ہے بس فوراً قصد کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ خاص ان مضامین میں ایک مستقل تحریر لکھوں گا اس واقعہ کو دو ماہ گذرے تھے کیونکہ اب اوائل ذیقعدہ ہے کہ کنز العمال میں اس کی ایک مستقل فصل پر نظر پڑی اس سے وہ خیال تازہ ہوا اور مناسب معلوم ہوا کہ اسی کا ترجمہ کر دیا جاوے اور اثنائے تحریر میں اگر کوئی اور حدیث یاد آجاوے اس کا بھی اضافہ کر دیا جائے پھر یاد آیا کہ بہشتی زیور حصہ ہشتم میں بھی ایسی آیات و احادیث جمع کی گئی ہیں بنا بریں دیکھنے سے وہ یاد صحیح نکلی پس مناسب معلوم ہوا کہ اول ایک فصل میں بہشتی زیور کا مضمون بعینہ نقل کیا جائے پھر دوسری فصل میں کنز العمال کی روایات مع اضافات جمع کر دی جاویں اور چونکہ بہشتی زیور حصہ ہشتم کے ترغیبی مضمون مذکور کے بعد کچھ ترہیبی مضمون بھی ہے اور ترغیب کے ساتھ کسی قدر ترہیب ہونے سے مضمون رجا کی تعدیل ہو جاتی ہے اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ تیسری فصل میں وہ ترہیبی مضمون بعینہ لکھ دیا جائے پس اس رسالہ میں اصل مضمون ترغیب و فضائل ہے مگر ممزوج بترہیب عن الرذائل اور نام اس کا کسوۃ النسوۃ ہے یعنی عورتوں کا لباس تقویٰ۔ واللہ الموفق

فصل اول تاج بہشتی زیور کے ترغیبی مضمون میں

نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجے قرآن اور حدیث سے

یہاں تک نیک بیبیوں کے سو قصے لکھے گئے چونکہ اصلی مطلب ان قصوں سے اچھی خصلتوں کا سکھلانا ہے اس واسطے مناسب معلوم ہوا کہ تھوڑی سی ایسی آیتوں اور حدیثوں کا خلاصہ بھی لکھ دیا جاوے جن میں اللہ و رسول نے خاص کر نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجہ کا بیان فرمایا ہے کیونکہ بیبیوں کو جب خبر ہو گی کہ قرآن میں تو اللہ و رسول نے ارادہ کر کے خاص ہمارا بھی بیان فرمایا ہے تو اس سے اور دل بڑھے گا اور نیک خصلتوں کا زیادہ شوق ہو جاوے گا اور مشکل بات آسان ہو جاوے گی۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عورتیں ایسی ہیں کہ اسلام کا کام کرتی ہیں یعنی نماز اور روزے کی پابندی گناہ ثواب کے کاموں کا خیال رکھتی ہیں اور جو ایمان درست رکھتی ہیں یعنی حدیث و قرآن کے خلاف کسی بات میں اپنا دل نہیں جاتیں اور جو عورتیں تابعداری سے بھی نہیں شیخی نہیں کرتیں اور جو عورتیں خیرات و زکوٰۃ دیتی ہیں اور جو عورتیں روزہ رکھتی ہیں اور جو عورتیں اپنی عزت و آبرو کو بچاتی ہیں غیر کسی کے سامنے ہو جانے کا اور کسی کو آواز سنانے کا اور خلاف شرع کپڑے پہننے کا اور بے ضرورت کسی سے ہنسنے بولنے کا اور بھی ہر طرح کی بے شرمی کا پرہیز رکھتی ہیں اور جو عورتیں اللہ کو بہت یاد رکھتی ہیں یعنی دل سے بھی ان کا دھیان رکھتی ہیں اور زبان سے ان کا نام لیتی ہیں ایسی عورتوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نیک بخت عورتیں ہوتی ہیں ان میں یہ باتیں ہوا کرتی ہیں کہ وہ تابعدار ہوتی ہیں اور خاوند گھر میں بھی ہو جب بھی اپنی آبرو کا بچاؤ رکھتی ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی بیبیاں اچھی ہیں جو شرع کے کاموں کی پابند ہوں اور ان کے عقیدے ٹھیک ہوں اور وہ تابعداری کرتی ہوں اور جہاں کوئی خلاف شرع بات ہوئی فوراً توبہ کر لیتی ہوں اور خدائے تعالیٰ کی عبادت میں لگی رہتی ہیں اور روزہ رکھتی ہوں۔

حدیثوں کا مضمون

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنوارپنے کی حالت میں یا حمل میں یا جننے کے وقت یا جنے کے بعد دنوں میں مر جاوے اس کو شہیدی کا درجہ ملتا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین بچے مر جاویں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو بہشت میں داخل ہوگی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اور جس کے دو ہی بچے مرے ہوں آپ نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی ثواب ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک بچے کے مرنے کو پوچھا آپ نے اس کا بھی بڑا ثواب بتلایا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچا حمل گر جاوے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر بہشت میں لیجاوے گا جبکہ ثواب سمجھ کر صبر کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے اچھا خزانہ نیک بخت عورت ہے کہ خاوند اسکو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور جب خاوند کوئی کام اسکو بتلاوے تو حکم بجا لاوے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزت آبرو کو بچائے بیٹھی رہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی عورتوں میں قریش کی نیک عورتیں دو باتوں میں سب سے اچھی ہوتی ہیں۔ ایک بچے

پر خوب شفقت کرتی ہیں دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ عورت میں یہ خصلتیں ہونی چاہئیں آج کل عورتیں خاوند کا مال بڑی بیدردی سے اڑاتی ہیں اور اولاد پر جیسے کھلانے پلانے کی شفقت ہوتی ہے اس سے زیادہ اسکی عادتیں سنوارنے کی ہونی چاہیے نہیں تو ادھوری شفقت ہوگی۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ ان کی بول چال خاوند کے ساتھ نرم ہوتی ہے یعنی شرم و حیا کی وجہ سے لحاظ و ادب بہت ہوتا ہے اور ان کو تھوڑا خرچ دے دو تو خوش ہو جاتی ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ عورتوں میں شرم و لحاظ اور قناعت اچھی خصلت ہے اور اسکا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ سے نکاح نہ کرو بلکہ کنوار پن کی ایک تعریف ہے اور بعضی حدیثوں میں ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت سے نکاح کرنے پر ایک صحابی کو دعا دی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہے اور رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے تو ایسی عورت بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جاوے۔

فائدہ۔ مطلب یہ ہے کہ دین کی ضروری باتوں کی پابندی رکھے تو اور بڑی بڑی محنت کی عبادتیں کرنے کی اسکو ضرورت نہیں جو درجہ ان محنت کی عبادتوں سے ملتا ہے وہ عورت کو خاوند کی تابعداری اور اولاد کی خدمت گذاری اور گھر کے بندوبست میں ملجاتا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کی موت ایسی حالت میں آوے کہ اسکا خاوند اس سے خوش ہو وہ عورت بہشت میں جاوے گی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو چار چیزیں نصیب ہوگئیں اسکو دنیا اور آخرت کی دولت مل گئی ایک تو دل ایسا کہ نعمت کا شکر ادا کرے دوسرے شکر گذار زبان ایسی جس سے خدا کا نام لے تیسرے بدن ایسا کہ بلا و مصیبت پر صبر کرے چوتھے بیوی ایسی کہ اپنی آبرو اور خاوند کے مال میں دغا و فریب نہ کرے۔

فائدہ۔ یعنی نہ آبرو کھوئے نہ مال بے مرضی خاوند کے خرچ کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بیوہ ہو جاوے اور خاندانی بھی ہے مالدار بھی ہے لیکن اس نے اپنے بچوں کی خدمت اور پرورش میں لگ کر اپنا رنگ میلا کر دیا یہاں تک کہ وہ بچے یا تو بڑے ہو کر الگ رہنے لگے یا مر گئے تو ایسی عورت بہشت میں مجھ سے ایسی نزدیک ہوگی جیسی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔

فائدہ۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہوا کہ بیوہ کا بیٹھا رہنا زیادہ ثواب ہے، بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو بیوہ یہ سمجھے کہ نکاح سے میرے بچے برباد ہو جاویں گے اور کسی عورت کو نہ اندیشہ گناہ کا ہو نہ نفس کی خواہش سے کچھ غلبہ ہو تو اسکا یہ درجہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی عورت کثرت سے نفل نمازیں اور روزے اور خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جاوے گی پھر اس شخص نے عرض کیا کہ فلانی عورت نفل نمازیں اور روزے

اور خیر خیرات کچھ زیادہ نہیں کرتی یونہی کچھ پنیر کے ٹکڑے دے دلا دیتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی آپ نے فرمایا وہ بہشت میں جاوے گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اسکے ساتھ دو بچے تھے ایک گود میں لے رکھا تھا دوسرے کی انگلی پکڑے ہوئے تھی۔ آپ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ عورتیں اول پیٹ میں بچے کو رکھتی ہیں پھر جنتی ہیں پھر ان کے ساتھ کس طرح محبت اور مہربانی کرتی ہیں اگر ان کا برتاؤ خاوندوں سے برا نہ ہوا کرتا تو ان میں جو نماز کی پابند ہوتی بس بہشت ہی میں چلی جایا کرتی۔

دوسری فصل کنز العمال کے ترغیبی مضمون میں

حدیث(۱) ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کیا تم اس بات پر راضی نہیں (یعنی راضی ہونا چاہیے) کہ جب تم میں کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اسکو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنے والے کو اور جب اسکو درد زہ ہوتا ہے تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان مخفی رکھا گیا ہے اسکی خبر نہیں پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اسکے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اسکی پستان سے ایک دفعہ بھی بچہ نہیں چوستا جس میں اسکو ہر گھونٹ اور ہر چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچہ کے سبب اس کو رات کو جاگنا پڑے اسکو راہ خدا میں ستر غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے اے سلامت (یہ نام ہے حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی کا وہی اس حدیث کی راوی ہیں آپ ان سے فرماتے ہیں کہ) تم کو معلوم ہے کہ یہ کون کون عورتیں مراد ہیں جو باوجود نیک ہیں ناز پروردہ ہیں مگر شوہروں کی اطاعت کرنے والی ہیں اس شوہر کی ناقدری نہیں کرتیں۔ (الحسن بن سفیان طس وابن عساکر عن سلامۃ حاضنۃ السید ابراھیم)

حدیث(۲)۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدر اجازت و مقدار مناسب سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے بسبب اسکے خرچ کرنے کے اور اسکے شوہر کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے بوجہ اسکے کمانے کے اور خزانچی کو بھی اسکی برابر ملتا ہے کسی کے سبب کسی کا اجر گھٹتا نہیں (ق عن عائشہ)

ف۔ پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کمائی مرد کی ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہونگی

حدیث(۳)۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو تمہارا جہاد حج ہے (رخ عن عائشہ)

ف۔ دیکھئے ان کی بڑی رعایت ہے کہ ان کو حج کرنے سے جس میں جہاد کی برابر دشواری بھی نہیں جہاد کا ثواب ملتا ہے جو کہ [illegible]

زیادہ مشکل عبادت ہے۔

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر نہ جہاد ہے (جب تک علی الکفایہ ہے) اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ کی ہمراہی (الحسن بن سفیان [illegible])

ف۔ پھر دیکھئے گھر بیٹھے ان کو کتنا ثواب ملتا ہے۔

حدیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیبیوں کو ساتھ لے کر حج فرمایا تو ارشاد ہوا کہ بس یہ حج تو کر لیا پھر اسکے بعد بوریوں ہی میں بیٹھی رہنا (حم عن ابی ہریرۃ)

ف۔ مطلب یہ کہ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرنا۔

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کے ساتھ تو محبت اور لاگ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے (فر عن علی)

ف۔ مطلب یہ ہے کہ شوہر سے محبت کرنے اور اسکی منت سماجت کرنے کو خلاف شان نہ سمجھے جیسی مغرور عورتیں ہوتی ہیں۔

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتیں بھی مردوں ہی کے اجزا ہیں (حم عن عائشہ)

ف۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا علیہا السلام کا پیدا ہونا مشہور ہے مطلب یہ کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی کی طرح ہیں بجز باستثنائے احکام مخصوصہ اس لئے اگر ان کے فضائل وغیرہ جدا بھی نہ ہوتے تب بھی کوئی دلگیری کی بات نہیں جن اعمال پر فضائل کا مردوں سے وعدہ ہے ان ہی اعمال پر ان سے ہے۔

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حق تعالیٰ نے عورتوں کے حصہ میں رشک کا ثواب لکھا ہے اور مردوں پر جہاد لکھا ہے پس جو عورت ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے رشک کی بات پر جیسے شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا صبر کرے گی اسکو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن مسعود) ف۔ دیکھئے ایک ذرا سے ضبط پر کتنا بڑا ثواب ملتا ہے جو مردوں کو کس دشواری سے ملتا ہے

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے کاروبار کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے (فر عن ابن عمر)

ف۔ دیکھئے عورتوں کو راحت پہنچانے کا کیسا سامان شریعت نے کیا ہے کہ اس میں ثواب کا وعدہ فرمایا جسکی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہنچاوے گا۔

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہے کہ جب خاوند اسکی طرف نظر کرے تو وہ اسکو مسرور کر دے اور جب اسکو کوئی حکم دے تو وہ اسکی اطاعت کرے اور اپنی جان اور مال میں اسکو ناخوش کر کے اسکی کوئی مخالفت نہ کرے (حم ن ک عن ابی ہریرۃ)

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحمت فرماوے پائجامہ پہننے والی عورتوں پر (قط فی الافراد ک فی تاریخہ ہب عن ابی ہریرۃ)

ف دیکھیے حالانکہ پاجامہ اپنی مصلحت پردہ کے لئے مثل امر طبعی کے ہے پہننا مگر اس میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا لے لی، کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر۔

حدیث ۱۱ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کی برابر اور نیک کار عورت کی نیک کاری ستر اولیا کی عبادت کے برابر ہے (ابو الشیخ عن ابن عمر) دیکھیے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا یہ رعایت نہیں عورتوں کی تو کیا ہے۔

حدیث ۱۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا اپنے گھر میں گھرستی کا کام کرنا جہاد کے ثواب کو پہنچتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ (رواہ عن انس)

ف: کیا انتہا ہے اس عنایت کی۔

حدیث ۱۳ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بیبیوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو اپنی آبرو کے بارے میں پارسا ہو اپنے خاوند پر عاشق ہو (فر عن انس)

ف۔ دیکھیے شوہر سے محبت کرنا ایک خوشی ہے نفس کی مگر اس میں بھی فضیلت اور ثواب ہے۔

حدیث ۱۵ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک بی بی ہے میں جب اس کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرحبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجھ کو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے آپ نے یہ سنکر فرمایا کہ اس عورت کو خبر کر دو کہ اللہ کے کام کرنے والوں میں سے ایک کام کرنے والی ہے اور اسکو جہاد کرنے والے کا نصف ثواب ملتا ہے (الخرائطی عن عبد اللہ الوصافی)

ف دیکھیے شوہر کی معمولی آؤبھگت میں اسکو کتنا بڑا ثواب مل گیا۔

حدیث ۱۶ اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ آپ کے پاس آئی ہوں وہ عرض کرتی ہیں کہ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج وغیرہ و حفاظت سرحد اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے آپ نے فرمایا تم واپس جاؤ اور عورتوں کو خبر کر دے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی جویاں رہنا اور شوہر کے موافق مرضی کا اتباع کرنا یہ ان سب اعمال کے برابر ہے (کر عن اسماء)

حدیث ۱۷ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اپنی حالت حمل سے لے کر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک فضیلت و ثواب میں ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنے والا (جس میں ہر وقت مجاہدہ کے لئے تیار رہتا ہے) اور اگر اس درمیان میں مر جاوے تو اسکو شہید کی برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن عمر)

حدیث ۱۸ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت مضمون ہے جو اس فصل کی سب سے اول حدیث کا بس اتنا فرق ہے کہ دودھ پلانے پر یہ فرمایا جب وہ عورت دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دیدی پھر جب

دودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اسکے کندھے پر شاباشی سے ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے کہ پچھلے گناہ سب معاف ہو گئے اب آگے جو کرے از سر نو کر یعنی جو گناہ کا کام ہوگا وہ آئندہ لکھا جاوے گا اور مراد اس سے صغیرہ گناہ ہیں مگر صغائر کا معاف ہو جانا کیا تھوڑی بات ہے

حدیث ۱۹ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیبیو یاد رکھو کہ تم میں جو نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں جاویں گی (جب شوہر جنت میں آویں گے تو) ان عورتوں کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالہ کر دی جاویں گی سرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر اور ان کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی (ابو الشیخ عن ابی امامہ)

ف بیبیو اور کونسی فضیلت چاہتی ہو جنت میں مردوں سے پہلے تو پہنچ گئیں ان نیک بننا شرط ہے اور یہ کچھ مشکل نہیں۔

حدیث ۲۰ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جس عورت کا شوہر باہر ہو اور وہ اپنی ذات میں اسکی اس غیبت میں نگہبانی کرے اور بناؤ سنگار ترک کر دے اور اپنے پاؤں کو مقید کر دے اور سامان زینت کو معطل کر دے اور نماز کی پابندی رکھے وہ قیامت کے روز کنواری لڑکی کی اٹھائی جاوے گی پس اگر اسکا شوہر مومن ہوا تو وہ جنت میں اسکی بی بی ہوگی اور اگر اسکا شوہر مومن نہ ہوا (مثلاً خدانخواستہ دنیا سے بے ایمان ہو کر مرا) تو اللہ تعالیٰ اسکا نکاح کسی شہید سے کر دے گا (ابن زنجویہ و سندہ حسن)

حدیث ۲۱ ابو الدرداء سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو وصیت کی میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ خرچ کیا کر وسعت سے اپنے اہل خانہ پر الخ (ابن جریر)

ف جو لوگ باوجود وسعت کے بی بی کے خرچ میں تنگی کرتے ہیں وہ ذرا اس حدیث کو دیکھیں،

حدیث ۲۲ مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر کا سربراہ کار نہیں بنتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اسکو پرواہ نہ ہو کہ اسنے کیسا لباس پہن لیا اور نہ اسکا خیال ہو کہ بھوک کی آگ کس چیز نے بجھائی (الدینوری)

ف جو لوگ اپنی تن پروری تن آرائی میں رہ کر گھر والوں سے بے پرواہ بنتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں بقول سعدیؒ ؎

بہیں اے آں بے حمیت را کہ ہرگز تن آسانی گزیند خویشتن را
نخواہد دید روئے نیک بختی زن و فرزند بگذارد بہ سختی

اضافات از مشکوٰۃ

حدیث ۲۳ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے حق میں (میری) نصیحت بھلائی کرنے کی قبول کرو اسلئے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں الخ متفق علیہ

ف یعنی اس سے راستی و درستی کامل کی توقع مت رکھو اسکی کج فہمی پر صبر کرو دیکھیے عورتوں کی کس قدر رعایت کا حکم ہے۔

حدیث[۲۴] ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی بی بی سے) بغض نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر اسکی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری کو ضرور پسند کرے گا روایت کیا اسکو مسلم نے۔

ف یعنی یہ سوچ کر صبر کرلے۔

حدیث[۲۵] عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو غلام کی طرح (بیدردی سے) نہ مارنا چاہیئے اور پھر ختم دن پر جماع کرنے لگے الخ متفق علیہ۔

ف یعنی پھر مروت کیسے گوارہ کرے گی۔

حدیث[۲۶] حکیم بن معاویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پر ہماری بی بی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ جب تم کھانا کھاوے اسکو بھی کھلاوے اور جب تو کپڑا پہنے اسکو بھی پہناوے اور اسکے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر ہی کے اندر رہ کر چھوڑ دی جاوے روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

ف۔ یعنی اگر اس سے روٹھے تو گھر سے باہر نہ جاوے۔

حدیث[۲۷] ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مومنوں میں زیادہ ایمان کا کامل وہ شخص ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھے ہوں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اسکو حسن صحیح کہا ہے۔

ف فصل ثانی کی (۲۷) حدیثیں ہیں اور فصل اول میں تیرہ تھیں سب ملا کر چالیس ہوگئیں گویا یہ مجموعہ فضیلیں فضائل نساء کی ایک چہل حدیث ہے۔

تیسری فصل بہشتی زیور کے ترمیمی مضمون میں

عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت قرآن اور حدیث سے

جب ہم نیک بیبیوں کی خصلتیں بتلا چکے تو معلوم ہوا کہ بعضے عیب جو عورتوں میں پائے جاتے ہیں اور اُن سے نیکی میں کمی آجاتی ہے ان عیبوں کو جو اللہ و رسول نے خاص کر عورتوں کو الزام یا نصیحت فرمائی ہے انکا خلاصہ بھی لکھ دیں تاکہ اُن عیبوں سے نفرت کھا کر بچیں جس سے پوری نیکی تمام ہو۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالے نے جن بیبیوں میں آثار سے تم کو معلوم ہو کہ یہ کہنا نہیں مانتیں تو اول اُن کو نصیحت کرو اور اس سے نہ مانیں تو اُنکے پاس سونا لیٹنا چھوڑ دو اور اس پر بھی نہ مانیں تو انکو مارو اسکے بعد اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو اُن کو تکلیف دینے کے لئے بہانہ مت ڈھونڈو۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کا کہنا نہ ماننا بہت بری بات ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر مت رکھو جس میں زیور وغیرہ کی غیر مرد کو خبر ہو جاوے۔

فائدہ۔ باجے دار زیور تو پہننا بالکل درست نہیں اور جس میں باجہ نہ ہو ایک دوسرے سے لگ کر بج جاتا ہو اس میں یہ احتیاط ہے اور سمجھو کہ جب پاؤں میں جو ایک چیز ہے اسکی آواز کی اتنی احتیاط ہے تو خود عورت کی آواز اور اسکے بدن کھلنے کی تو کتنی تاکید ہوگی

حدیثوں کا مضمون

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو میں نے تم کو دوزخ میں بہت دیکھا ہے عورتوں نے پوچھا اسکی کیا وجہ آپ نے فرمایا تم مارپیٹ کا رسب چیزوں پر بہت ڈالا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہو اور اسکی دی ہوئی چیز کو بہت ناک ماری ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بی بی نے بخار کو برا کہا آپ نے فرمایا کہ بخار کو برا مت کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے بین کرنے والی عورت اگر توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے روز اس حالت میں کھڑی کی جاوے گی کہ اسکے بدن پر کرتے کی طرح ایک روغن لیپٹا جاوے گا جس میں آگ بڑی جلدی لگتی ہے اور کرتے ہی کی طرح تمام بدن میں خارش بھی ہو گی یعنی اسکو دو تکلیفیں ہوں گی خارش سے تمام بدن نوچ ڈالے گی اور دوزخ کی آگ لگے گی وہ الگ۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے مسلمان عورتو کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر اور ہلکا نہ سمجھے چاہے بکری کی کھری کیوں نہ ہو۔

فائدہ۔ بعضی عورتوں میں یہ عادت بہت ہوتی ہے کہ دوسرے کے گھر کی آئی ہوئی چیز کو ناک مارا کرتی ہیں طعنے دیا کرتی ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا تھا اس نے اسکو پکڑ کر باندھ دیا تھا نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اسکو چھوڑا یوں ہی تڑپ تڑپ کر مر گئی۔

فائدہ۔ اسی طرح جانور پال کر اسکے کھانے پینے کی خبر نہ لینا عذاب کی بات ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مرد اور عورت ساٹھ برس تک خدا کی عبادت کرتے ہیں پھر موت کا وقت آتا ہے تو خلاف شرع وصیت کر کے دوزخ کے قابل ہو جاتے ہیں

ف جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے یوں کہہ کرتے ہیں دیکھو میری چیز میرے نواسہ کو دیجیو بھائی کو نہ دیجیو یا فلانی بیٹی کو فلانی چیز دو دوسری بیٹی سے زیادہ دیجیو یہ سب حرام ہے وصیت اور میراث کے مسئلے کسی عالم سے پوچھ کر اسکے موافق عمل کرے کبھی اس کے خلاف نہ کرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عورت دوسری عورت سے اس طرح نہ ملے کہ اپنے خاوند کے سامنے اس کا حال

[illegible] مشکوٰۃ شریف، لہ یعنی کہتی ہیں فلانے پر خدا کی پھٹکار [illegible] بخوشی قبول کر لینا چاہیئے کیونکہ وہ کم تر ہے ہی اور اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے [illegible] ذکر بے جا تو کے لئے [illegible] اور وہ قبول ہی کی نیت سے خوب کہو [illegible] شریعت نے جس شخص کو وارث [illegible] اور غیر مستحقوں کو دینا حرام ہے۔ [illegible] مفید الوارثین شرح اردو میراث المسلمین [illegible]

اسی طرح کہنے لگے جیسے وہ اسکو دیکھ رہے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ آپ کی دو بیبیاں بیٹھی تھیں ایک نابینا صحابی آنے لگے آپ نے دونوں کو پردے میں ہو جانے کا حکم دیا دونوں نے تعجب سے عرض کیا وہ تو اندھے ہیں آپ نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو تم تو انکو دیکھتی ہی ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں کچھ تکلیف دیتی ہے تو بہشت میں جو حور اس خاوند کو ملیگی وہ کہتی ہے کہ خدا تجھے غارت کرے وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلدی ہی تیرے پاس سے ہمارے پاس چلا آوے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی دوزخی عورتوں کو نہیں دیکھا یعنی میرے زمانہ سے پیچھے ایسی عورتیں پیدا ہونگی کہ کپڑا پہنے ہوں گی اور ننگی ہوں گی یعنی نام کو بدن پر کپڑا ہوگا لیکن کپڑا باریک اس قدر ہوگا کہ تمام بدن نظر آوے گا اور اترا کر بانکپن سے چلیں گی اور بالوں کے اندر موباف یا کپڑا دے کر بالوں کو لپیٹ کر اسطرح باندھیں گی جیسے بال بہت سے معلوم ہوں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے ایسی عورتیں بہشت میں نہ جاویں گی بلکہ اسکی خوشبو بھی ان کو نصیب نہ ہوگی۔

ف یعنی جب پرہیزگار بیبیاں بہشت میں جانے لگیں گی ان کو انکے ساتھ جانا نصیب نہ ہوگا پھر چاہے سزا کے بعد وہاں کی برکت سے چلی جاویں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت سونے کا زیور[1] دکھلانے کو پہنے گی اسی سے اسکو عذاب دیا جاوے گا اور[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف رکھتے تھے ایک آواز سنی جیسے کوئی کسی پر لعنت کر رہا ہو آپ نے پوچھا یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلانی عورت ہے کہ اپنی سواری کی اونٹنی پر لعنت کر رہی ہے وہ اونٹنی چلنے میں کچھ شوخی کرتی ہوگی اس عورت نے جھلا کر کہہ دیا ہوگا کہ تجھے خدا کی مار جیسا کہ عورتوں کا دستور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس عورت کو اور اسکے اسباب کو اس اونٹنی پر سے اتار دو یہ اونٹنی تو اس عورت کے نزدیک لعنت کے قابل ہے پھر اسکو کام میں کیوں لاتی ہے۔

ف خوب سزا دی، تمام شد رسالہ کسوۃ النسوۃ۔

[1] اور تمام زیوروں کا بھی حکم ہے خواہ چاندی کا ہو یا کسی اور چیز کا ہو اور اگر کوئی کپڑا اس نیت سے پہنے اسکا بھی یہی حکم ہے ۱۲ محشی [2] ابو داؤد

آگے بقیہ ہے بہشتی زیور حصہ ہشتم کے مضمون کا

ان دونوں مضمونوں یعنی تعریف و نصیحت میں یہاں[1] پانچ آیتیں اور چھبیس حدیثیں لکھی گئیں اور اس حصے کے شروع میں ہم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادتیں بہت سی لکھ دی ہیں جن کی ہر وقت کے برتاؤ میں ضرورت ہے اور اس سے پہلے ساتویں حصہ میں ہر طرح کی نیکی اور ہر طرح کی نصیحت تفصیل سے لکھ دی ہے جس کا دھیان رکھو اور عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں بڑے بڑے درجہ پاؤ گی ورنہ خدا پناہ میں رکھے بری عورتوں کا برا حال ہوگا اگر قرآن و حدیث سمجھنے کے قابل کبھی ہو جاؤ تو بہت سے قصے ایسی بددین اور بدذات اور بدعقیدہ اور بدعمل عورتوں کے تم کو معلوم ہوں گے اللہ ہمارا انجام نیکوں میں کرے اور ان ہی میں خاتمہ اور ان ہی میں حشر کرے۔ تمام شد

[1] یعنی اصل حصہ میں ورنہ رسالہ کسوۃ کی روایات ملا کر تو بہت سی حدیثیں ہو گئیں ۱۲ منہ